عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۴۳

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

آیت کریمہ

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي

اسمہٗ احمد

کا مصداق کون؟

مرزائی اعتراض اور اس کا

جواب

مزاج شناسِ رسول ام المؤمنین

صدیقہ بنتِ صدیقؓ

حضرت سیدہ

عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تحریکِ ختمِ نبوت کے

قائدین کیخلاف فیصلہ

دینے والے ایک مجسٹریٹ کا

آخری عبرتناک

انجام

کامیاب مسلمان کی صفات قرآن پاک کی روشنی میں

نماز ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل ہے

جاپان میں متعین قادیانی سفیر نے وزیر اعظم کے حکم کو جوتے کی نوک پر رکھا

ایڈز سے حفاظت - ایک اخلاقی ذمہ داری

اسلام

سائنس سے متصادم نہیں

ایک فکر انگیز تحریر

شناختی کارڈ -

غیر مسلموں کے مطالبے کا

نہ کوئی حقیقی جواز ہے

اور نہ منطقی دلیل

مغرب کے اسلامی ملک البانیہ میں کمیونزم کی صفائی

کے بعد اسلام کی شمع روشن ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹس سعد سعود جان، جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان کے نام کھلا خط!

بخدمت جناب جسٹس سعد سعود جان صاحب، جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان

جناب عالی! آپ کا وضاحتی بیان روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی اشاعت ۲۰ر مارچ ۱۹۹۳ء کا فقیر کے سامنے ہے۔ جس میں آپ نے اپنے قادیانی ہونے کی تردید کی ہے۔ آنجناب کے متعلق عدالتی حلقوں سے لے کر مذہبی حلقوں تک میں یہی تاثر ہے کہ آپ قادیانی ہیں۔ ان میں فقیر راقم الحروف بھی شامل ہے۔ دیگر شواہدات کے علاوہ آنجناب نے جب "جہانگیر جوئیہ کیس" میں قادیانی موقف کی حمایت کر کے، ان کی خواہش کے عین مطابق یکسر جانبدارانہ طور پر انتہائی غلط طریقہ سے ایک قادیانی کتاب "کلمۃ الفصل" کا حوالہ فیصلہ سے حذف کر دیا، حالانکہ قادیانی کتاب میں پہلے کی طرح آپ کے فیصلہ کے بعد آج بھی وہ حوالہ موجود ہے تو ہمارے اس شبہ کو تقویت ملی کہ جناب خالصتاً" قادیانی مفادات کے عقیدۃً" نقیب ہیں۔ خدا کرے آپ قادیانی نہ ہوں۔ کسی کو قادیانی کہنا دراصل کافر قرار دینا ہے اور کسی کو ناحق کافر کہنا دنیا و آخرت کی تباہی ہے۔ مگر اس امر کا کیا جائے کہ جناب نے جو وضاحت فرمائی ہے وہ ناکافی ہے کہ "میں ختم نبوت کو مانتا ہوں، میں قادیانی یا لاہوری مرزائی نہیں"۔ یہ تو تمام قادیانی کہتے ہیں۔ ہمیں خوشی تب ہوگی کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے متعلق اعلان کر دیں کہ آپ ان کو کیا سمجھتے ہیں؟ آیا آپ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں، جو اسے نبی یا مجدد یا مصلح یا مسیح موعود مانتے ہیں، کیا آپ ان کو امت مسلمہ کے عقیدہ اور پاکستان کے آئین کے مطابق غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں۔ یہ وہ وضاحت ہوگی جو ان تمام حضرات نے کی، جن پر قادیانی ہونے کا الزام لگا۔ جب تک یہ وضاحت نہ ہو، آپ کی پہلی وضاحت ناکافی ہے۔ اور یہ یقین فرمائیے کہ آپ کی موجودہ وضاحت، وہ وضاحت ہے جو ہر قادیانی دھوکہ دینے یا مسلمانوں کے مفاد حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے۔ آپ کی وضاحت نے معاملہ کو الجھا دیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ آنجناب ۱۹ر اپریل کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس کا عہدہ حاصل کرنے کے لیے یہ ڈرامہ رچا رہے ہیں۔ آپ اسے اپنی عزت نفس کا مسئلہ نہ بنائیں۔ جس جذبہ سے یہ عریضہ لکھا ہے، اسی نظر سے آپ اسے دیکھیں۔ براہ کرم اپنی وضاحت میں اس مسئلہ کو واضح کریں ورنہ ہمارا آپ کے قادیانی ہونے کے متعلق جو تاثر تھا کہ جناب قادیانی ہیں، اسے اور تقویت ملے گی۔ امید ہے کہ اس کی فوری زحمت فرمائیں گے۔

آپ کا خیر خواہ

فقیر اللہ وسایا

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت،

حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۲۳ شوال تا ۲۹ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اپریل ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۴۳

اس شمارے میں

۱: جسٹس سعد سعود جان کے نام کھلا خط ——— ۲
۲: نعت رسول مقبول ﷺ ——— ۴
۳: اداریہ ——— ۵
۴: کامیاب مسلمان کی صفات ——— ۹
۵: راز کی حفاظت ——— ۷
۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ ——— ۸
۷: مغرب کا اسلامی ملک البانیہ ——— ۱۰
۸: اسلام سائنس سے متصادم نہیں ——— ۱۱
۹: آپ کے مسائل ——— ۱۳
۱۰: جرم ختم نبوت ——— ۱۴
۱۱: تحریک ختم نبوت ——— ۱۶
۱۲: اسمہ احمد کا مصداق کون؟ ——— ۱۸
۱۳: شناختی کارڈ ——— ۲۰

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳۰ کراچی پاکستان ارسال کریں

چندہ اندرون ملک

سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۳۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن مینیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: رشید شاہد حسن ۔ مطبع القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت کراچی

نعت

سید سلمان گیلانی

مکہ بھی مقدس ہے مدینہ بھی مقدس
مرنا بھی مقدس یہاں جینا بھی مقدس

اسلام کی کشتی کے ہیں ملاح محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ملاح مقدس ہے سفینہ بھی مقدس

اس ذات کی ہے خاکِ کفِ پا بھی مبارک
وہ جسم مقدس وہ پسینہ بھی مقدس

جس چاہ میں ڈالا تھا لعابِ دہنِ پاک
وہ آب مقدس اسے پینا بھی مقدس

جب آپ پہ قرآن مقدس ہوا نازل
وہ دن بھی مقدس وہ مہینہ بھی مقدس

خاتم ہیں وہ نبیوں کے تو قرآں ہے نگینہ
خاتم بھی مقدس ہے نگینہ بھی مقدس

قرآن کی آیات مقدس ہیں تو لاریب
یہ جس میں ہوں محفوظ وہ سینہ بھی مقدس

فرمانِ رسالت جنہیں کہتے ہیں احادیث
مومن کیلئے ہے یہ خزینہ بھی مقدس

سلمان جہاں دفن ہے کوئی بھی صحابیؓ
مدفن بھی مقدس ہے دفینہ بھی مقدس

جاپان میں متعین پاکستان کے قادیانی سفیر

نے اپنے ملک کے وزیر اعظم کے حکم کو جوتے کی نوک پر رکھ دیا

جاپان میں اس وقت جو پاکستانی سفیر متعین ہے۔ وہ مرزائی ہے۔ شواہد بھی ایسے موجود ہیں جن کی وجہ سے پاکستانی سفیر کے مرزائی ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی اور وہ ہے اس کی مسلم و اسلام دشمنی۔ جاپان حکومت عیسائی ہے یوں تو کوئی بھی کافر مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں ہے لیکن عیسائی مسلم و اسلام دشمنی میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں جبکہ مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور مخبری کا فریضہ عیسائیوں کے خود کاشتہ پودے مرزائی انجام دے رہے ہیں۔

جاپان میں مرزائیوں کو مشن چلانے اور عبادت گاہیں بنانے کی آزادی ہے جبکہ وہاں کی حکومت اس وقت تک کسی کو کوئی رعایت نہیں دیتی جب تک اس ملک کا سفیر سفارش نہ کردے۔ جاپان کے شہر میں مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ درپیش ہے اور وہ ہے مسجد کے لئے جگہ کا حصول۔ اب تک وہاں کے مسلمان انفرادی نمازیں تو اپنے گھروں یا جہاں وہ کام کرتے ہیں وہیں ادا کرتے ہیں لیکن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے انہیں سعودی سفارت خانے جانا پڑتا ہے۔ لیکن سعودی سفارت خانے صرف وہی مسلمان جاسکتے ہیں جن کے وسائل ہیں جن بے چاروں کے وسائل نہیں ہیں وہ جمعہ سے محروم رہ جاتے ہیں اور نماز ظہر ادا کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں وزیر اعظم جناب میاں محمد نواز شریف صاحب جاپان کے دورے پر گئے تو وہاں کے مسلمانوں کے ایک نمائندہ وفد نے ان سے ملاقات کی اور ان سے گزارش کی کہ یہاں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں ہے انہیں انتہائی دشواری کا سامنا ہے۔ یہاں کی حکومت نے یہ شرط عائد کی ہے کہ اگر پاکستانی سفیر سفارش کردے تو حکومت مسلمانوں کو مسجد کے لئے جگہ مہیا کرسکتی ہے۔ ہم نے کئی مرتبہ پاکستانی سفیر سے رابطہ قائم کیا لیکن وہ اس اہم ترین مسئلہ پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ اس سلسلہ میں جناب وزیر اعظم صاحب نے پاکستانی سفیر کو خصوصی ہدایت دی لیکن..... "ڈھاک کے وہی تین پات چوتھے کی آس نہیں۔" کے مصداق پاکستانی سفیر نے اپنے ملک کے وزیر اعظم کے حکم کو بھی جوتے کی نوک پر رکھ دیا۔

ابھی تقریباً" دو ماہ قبل ایک قادیانی لڑکی مبینہ طور پر اغواء ہوگئی۔ اس کے باپ نے عارف والہ ضلع ساہیوال جا کر وزیر اعظم سے شکایت کی۔ وزیر اعظم نے علاقہ کے تھانیدار سے بازپرس کی تو اس نے دوران گفتگو لڑکی کے باپ کو مرزائی کہہ دیا جس پر جناب وزیر اعظم صاحب طیش میں آگئے' صرف اس بات پر کہ اسے مرزائی کیوں کہہ دیا۔ حالانکہ جب وہ مرزائی ہے تو اس کے مرزائی کہہ دینے سے کوئی پہاڑ نہیں گرجاتا اور نہ ہی کوئی آفت ٹوٹ پڑتی اس وقت ہم نے لکھا تھا کہ اگر واقعی ایسا واقعہ ہوا ہے اور اندر خانہ لڑکی اور اغواء کنندگان کے درمیان کوئی ملی بھگت نہیں تو ہم اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

بہرحال یہ ضمنی بات تھی ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جناب وزیر اعظم کو مرزائیوں کے بارے میں اتنا احساس ہے کہ انہوں نے انہیں خوش کرنے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر اندر مرزائی لڑکی کو بازیاب کرنے کا حکم دیا لیکن اس کے برخلاف مرزائی وزیر اعظم کو جو عوامی نمائندوں کے ووٹوں سے یعنی کثرت رائے سے وزیر اعظم منتخب ہوئے ہیں انہیں وزیر اعظم سمجھتے ہی نہیں اور ان کی ہدایت و احکامات کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں جیسا کہ جاپان میں متعین قادیانی سفیر نے کیا۔

اس وقت بیرون ملک ہزاروں مسلمان پاکستانی گئے ہوئے ہیں جن کی حیثیت پاکستانی سفیر کی ہے وہ پاکستان کا نام روشن کرنے کے علاوہ کروڑوں روپے کا زر مبادلہ مہیا کرکے ملک کی معیشت کو مضبوط و مستحکم کررہے ہیں جبکہ قادیانی بھی گئے ہوئے ہیں لیکن چونکہ وہ شروع دن سے اکھنڈ بھارت کے حامی اور قیام پاکستان کے دشمن ہیں اس لئے وہ پاکستان کو بدنام بھی کرتے ہیں اور انہیں جو آمدنی ہوتی ہے اسے روک لیتے ہیں یا بھارت بھجوا دیتے ہیں یا بھارتی بینکوں میں جمع کرا دیتے ہیں۔ ایسے میں کیا پاکستانی حکومت کا فرض نہیں کہ وہ یہاں سے جانے والے مسلمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھے اور بیرونی ملکوں میں ایسے سفیر بھیجے جو مسلمانوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھے اور انہیں وہاں قیام کے دوران جو مشکلات درپیش ہوں ان کا ازالہ کرے۔

ہمارے حکمران عام طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ سفیر بنانے کے لئے قابلیت کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ انتہائی نامعقول بات ہے اور یہاں کے کروڑوں مسلمانوں کی توہین بھی کہ ان میں حکمرانوں کو کوئی قابل نظر نہیں آتا اور قابل بھی نظر آیا تو مرزائیوں میں جو مذہب و ملت اور ملک تینوں کے دشمن ہیں۔ حکمرانوں کا تو فرض بنتا ہے کہ وہ قابلیت ضرور دیکھے لیکن اس کے لئے محب وطن اور مسلمان ہونا بھی لازمی شرط ہونی چاہئے۔ ہمارے خیال میں تقرریاں سفارشوں کی بنیاد پر ہورہی ہیں۔ جاپان میں جس قادیانی کو سفیر بنا کر بھیجا ہوا ہے اسے اعلیٰ عہدوں پر فائز مرزائی افسروں کی سازشوں اور رپورٹوں کی بنیاد پر بھیجا گیا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی کی دوڑ میں سب کو پیچھے چھوڑ گیا ہے وہاں کمائی اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے حصول میں جانے والے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں مسلمان سفیر تو پھر بھی سب کا یکساں خیال رکھتے ہیں۔ لیکن مرزائی سفیر پاکستان کے قانون' حکمران اور رعایا کسی کا خیال نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ مرزائیوں کا خیال کرے گا کیونکہ وہ اپنے پیشوا کی ہدایت کو پاکستان کے حکمرانوں اور قانون سے زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ ہماری حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ جاپان میں حصول روزگار کے لئے جانے والے مسلمانوں کے آرام و آسائش کا ہر طرح خیال رکھے اور مسجد نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ اور نمازوں کی ادائیگی میں جن مشکلات کا سامنا ہے' انہیں دور کیا جائے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جبکہ قادیانی سفیر کو ہٹا کر پاکستانی اور مسلمان سفیر کو وہاں لگایا جائے۔

کامیاب مسلمان کی صفات
قرآن پاک کی روشنی میں

از: محمد احسان علی خان

قرآن کریم کی آیات پاک میں بندہ مومن و مسلم کے اوصاف ملاحظہ ہوں۔ جو وضاحت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

○..... "مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے پھر شک نہیں کیا۔ اور اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں کوشش کی یہی لوگ (دین میں) سچے ہیں۔"

(حجرات۔۱۵)

○..... "یہ لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ اور مال اللہ نے دیا ہے اسے (نیکی سے) خرچ کرتے ہیں۔ اور ایمان رکھتے ہیں قرآن پر اور ان کتابوں پر جو اس سے قبل نازل کی گئیں اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(بقرہ۔۲۔۵)

○..... "یہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(لقمان۔۴)(نمل۔۳)

○..... "مسلمان وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنا وجود سونپ دے۔"

(بقرہ۔۲۵)

○..... "یہ لوگ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ اور رسول کے مخالفین سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ خواہ ان کے قریب ترین عزیز ہوں۔"

(مجادلہ۔۲۲)

○..... "وہ رحمان کے بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل ان سے الجھتے ہیں تو یہ رفع شر کی بات کرتے ہیں۔"

(فرقان۔۶۱)

○..... "یہ لوگ توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' حمد کرنے والے' روزہ نماز کے پابند' بھلائی کی ترغیب دینے والے' برائی سے روکنے والے اور احکام الٰہی کی حدود کے محافظ ہوتے ہیں۔"

(توبہ۔۱۱)

○..... "یہ لوگ گناہوں اور بے حیائی سے بچتے ہیں۔ غیض میں بھی خطائیں معاف کر دیتے ہیں۔"

(شوریٰ۔۳۷)

○..... "یہ لوگ اپنے عہد پورے کرتے ہیں اللہ کے ساتھ۔ اللہ کے احکام پر قائم رہتے ہیں۔ رب سے ڈرتے ہیں۔ مواخذہ کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ صابر ہیں اور اللہ کی رضا کی تلاش میں ہوتے ہیں۔"

(رعد۔۲۰)

○..... "یہ لوگ اللہ کے لئے کھانا کھلاتے ہیں غریبوں' مسکینوں' قیدی کو۔"

(دھر۔۸)

○..... "بے شک یہ لوگ خدا ترس ہوتے ہیں۔"

(مومنون۔۵۷)

○..... "یہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں' زکوۃ دیتے ہیں۔ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔"

(نمل۔۳)(لقمان۔۴)

○..... "ہم نے تمہیں اعتدال پسند بنایا۔ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول پاک تم پر گواہ ہیں۔"

(بقرہ۔۱۴۳)

○..... "یہ لوگ صابر' راست باز' فرمانبردار' فیاض اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں۔"

(آل عمران۔۱۷)

○..... "یہ اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ آسمان و زمین کی ساخت پر غور کرتے ہیں۔"

(آل عمران۔۱۹۱)

○..... "انہیں نہ تجارت اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز و زکوۃ میں حائل ہوتی ہے۔"

(نور۔۳۷)

○..... "جنہوں نے اللہ کے لئے صبر کیا' نماز قائم کی اور (اللہ کی راہ میں) مال پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کا دفعیہ بھلائی سے کرتے رہے انہیں کے لئے عاقبت میں کامیابی ہے۔"

(رعد۔۳)

○..... "یہ بن دیکھے اللہ سے ڈرتے ہیں اور یوم آخرت سے بھی۔"

(انبیاء۔۴۸)

○..... "جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے قلوب دہل جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان پختہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور اس مال میں سے (نیکی میں) خرچ کرتے ہیں۔ جو ہم نے انہیں دیا ہے۔ یہی لوگ ایمان والے ہیں۔ ان کے بڑے درجے ہیں۔ ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی۔"

(انفال۔۲۔۴)

○..... "ایمان والے کامیاب ہیں جو نمازوں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں۔ بیہودہ باتوں سے بچتے ہیں۔ اپنا تزکیہ کرتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔"

(مومنون ۱۔۵)

نماز
ایمان اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ہے

تحریر: محمد ضیاء الحق شیخ بی ایڈ

ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یہ ایک مکالمہ کا عنوان ہے جو جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ہوا جس کا تفصیلی ذکر سورۃ المدثر میں کیا گیا ہے باغوں میں رہنے والے مجرموں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لائی؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے نیز ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ ہم پر یقینی بات (موت) آگئی (سورۃ المدثر ۴۳ تا ۴۷)

نفس انسانی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے پہلی قسم وہ ہے جس میں نفس انسان کو گناہوں اور برے کاموں کی طرف مائل رکھے اسے نفس امارہ کہتے ہیں دوسری قسم وہ ہے جس میں برائی اور قصور کے سرزد ہو جانے پر نفس ملامت کرے کہ تو نے یہ حرکت کیوں کی ہے ایسے نفس کو نفس لوامہ کہتے ہیں تیسرا نفس وہ ہے جو انسان کو نیکیوں کی طرف راغب اور برائیوں سے متنفر کرے ایسا انسان سکون و اطمینان میں رہتا ہے اسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔

عمارت کی پائیداری کا انحصار اس کے مضبوط ستونوں پر ہے ہادی برحق پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عمارت دین (اسلام) کا ستون قرار دیا ہے نماز کی فضیلت اور پابندی وقت پر ادائیگی کے لئے قرآن مجید نے ۷۲۱ بار ذکر فرمایا ہے غور کیجئے! اپنی سستی سے نماز کو فوت کر دینا گناہ ہے جب کہ اس سستی کے حق

میں بحث یا دلائل کفر ہے شریعت نے سات سال کی عمر سے زندگی کی آخری سانس تک نماز کی حالت میں ادائیگی کی تاکید فرمائی ہے۔ خوشی ہو یا غمی 'تندرستی ہو یا بیماری نماز کی ادائیگی لازم ہے۔ کسی مجبوری کے باعث آپ کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھیے۔ زمانہ امن ہو یا جنگ 'گھر ہو یا میدان کارزار نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں حالانکہ باقی ارکان دین میں وقتی معافی کی گنجائش موجود ہے

زمانہ امن ہو یا جنگ 'گھر ہو یا میدان کارزار 'نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں

مثلاً انسان کسی مجبوری یا بیماری کے باعث رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتا تو شریعت نے عارضی معافی کے ذریعے اسے بیماری یا مجبوری کی مدت تک معافی دے رکھی ہے زکوٰۃ فرض ہے مگر ایک شخص صاحب نصاب نہیں تو اسے معافی مل گئی اسی طرح حج فرض ہے مگر ایک شخص زاد راہ کے اخراجات پورے نہیں کر سکتا تو شریعت نے معاف کر دیا جب کہ نماز ایک ایسا رکن اور مضبوط ستون ہے جس میں موت تک کسی قسم کی معافی نہیں امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری فرمایا کرتے تھے کہ وہ کونسا بدبخت انسان ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے انسان سے اللہ (خالق کائنات) اس کی روگردانی کے باعث ناراض ہے ایسا انسان شیطان کے زیر اثر ہو جاتا ہے اور اللہ اسے اپنے سے دور کر دیتا ہے مگر جب انسان اپنی کوتاہیوں اور خطاؤں کا اقرار کر کے اپنے رب سے معافی کا طلبگار ہوتا ہے تو رب ارض و سما اسے معاف کر دیتا ہے اور ان خطاؤں سے درگزر فرماتے ہوئے اس کے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے جس کے باعث وہ انسان نماز و تلاوت میں مسرت و سکون محسوس کرنے لگتا ہے۔

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے سہارا اور مدد لیا کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (البقرہ ۱۵۳) اس آیت مبارکہ میں نماز کی ایسی خصوصیت مذکور ہے جس کی ہر شخص کو ضرورت ہوتی ہے "اور اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کیجئے اور خود بھی اس کے پابند رہیئے" (سورۃ طٰہٰ: ۳۲) غور تو کیجئے! یہ حکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و سلم کو۔ تاکہ دوسرے سننے والے سمجھیں کہ جب آپ کو نماز کی تاکید ہے تو اوروں کو کیسے معاف ہو سکتی ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جیسے خود پابند نماز رہنا ضروری ہے اسی طرح اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرنا بہت ضروری ہے۔

فرمایا! شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہاری آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے روک دے تو تم کو ان کاموں سے باز رہنا چاہیئے۔ (المائدہ ۹۱) شان رحیمی تو دیکھیئے نماز کی کس قدر شان ظاہر ہوتی ہے کہ جو چیز اس سے روکنے والی تھی

اس کو حرام کر دیا کہ نماز میں خلل نہ پڑے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "بتاؤ تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور اس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کیا کرے تو کیا اس کا کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل کچیل نہ رہے گا آپ نے فرمایا یہی حالت ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے (بخاری و مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ بندہ اور کفر کے درمیان بس ترک نماز کی کسر ہے (مسلم) دیکھیئے نماز چھوڑنے پر کتنی بڑی وعید ہے کہ وہ بندہ کو کفر کے قریب کر دیتا ہے ثابت ہوا کہ

نماز ایک ایسا ستون اور رکن ہے 'جس میں موت تک کوئی معافی نہیں

ترک نماز بھی ایک علامت کفر ہے کفر کی کسی علامت کو اختیار کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ عبادات میں آپ صلی اللہ علیہ و سلم کو نماز بہت پسند تھی اسی لئے آپ نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرماتے تھے نماز کی سخت تاکید آپ دوسروں کو بھی فرماتے اور خود بھی نہایت پابندی' انہماک اور ذوق و شوق سے ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو بستر پر نہ پایا 'سمجھی کہ آپ کہیں اور تشریف لے گئے ہیں اندھیرے میں ہاتھ سے ادھر ادھر ٹٹولا تو دیکھا کہ آپ کی پیشانی مبارک خاک پر ہے سر سجدے میں اور آپ صلی اللہ علیہ و سلم مصروف دعا ہیں آپؓ فرماتی ہیں کہ کبھی کبھی رسول اللہ علیہ و سلم پوری پوری رات کھڑے رہتے اور قرآن مجید کی بڑی بڑی سورتیں پڑھتے جب کوئی خوف و خشیت کی آیت آتی تو اللہ سے دعا مانگتے اور پناہ طلب کرتے کوئی رحمت اور بشارت کی آیت آتی تو اس کے حصول کی دعا فرماتے۔ یوں تنہائی اور رات کے اندھیرے میں پڑھی جانے والی نماز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ و سلم نے فرمایا "اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور اگر مجھے بوڑھوں و بچوں کا خیال نہ ہو تو ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔"

راز کی حفاظت، ایک اخلاقی ذمہ داری

از: فضل اللہ انصاری

حضرت ثابتؒ (تابعی) روایت کرتے ہیں حضرت انسؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ۔ "اللہ کے رسولؐ میرے پاس آئے اس حال میں کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو آپؐ نے ہم سب سے سلام کیا اور مجھے ایک ضرورت کے تحت بھیج دیا تو میں اپنی ماں کے پاس تاخیر سے پہنچا (میری ماں نے) کہا کہ۔ تمہیں کس چیز نے روک رکھا تھا (کہ تم تاخیر سے پہنچے)؟ میں نے کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے مجھے ایک ضرورت کے تحت بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ کی کیا ضرورت؟ میں نے کہا۔ وہ ایک راز ہے۔ تو (میری ماں نے) کہا کہ اللہ کے رسولؐ کا راز تم کسی کو ہرگز نہیں بتاؤ گے۔ حضرت انسؓ نے کہا اللہ کی قسم وہ راز اگر میں کسی کو بتاتا تو اے ثابت! میں تم کو بتاتا۔"

حفظان سر اور رازداری بہت بڑی خصوصیت ہے۔ اس کے لئے ایک قوت برداشت اور جذبہ خلوص چاہئے۔ ہر کسی کے بس کی یہ بات نہیں کہ وہ راز کو راز رہنے دے اور اس کی کماحقہ حفاظت کرے۔ یہاں تک کہ اسے بھی رازدار اور راز کا محافظ نہیں کہا جائے گا جو کسی کے راز کسی کو یہ کہہ کر بتا دے کہ تم کسی کو نہیں کہو گے یہ راز کی بات ہے۔ یہ حفظان سر اور رازداری نہیں بلکہ افشائے راز کی سب سے آسان اور ابتدائی ترکیب ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "اگر تم کسی کے راز کی حفاظت کرنا چاہتے

راز کی حفاظت ایک خصوصیت بھی ہے اور ذمہ داری بھی

ہو تو اسے سن کر فوراً بھلا دو۔ ایسے میں ہی راز' راز رہ پاتا ہے اور کسی کو اس کی خبر نہیں ہو پاتی۔ یہ کسی انسان کی بہت بڑی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ کسی کا رازدار ہو اور وہ اس کی حفاظت ہر ممکن طریقے سے کرتا ہو۔ بڑی شخصیت اس کے سامنے آئے اور اس سے راز افشاں کرانا چاہے تو بھی وہ منہ نہ کھولے اور دل کی بات دل ہی میں رکھے' خواہ اس کے لئے جو بھی ہو جائے۔ یہ حضرت انسؓ کی خصوصیت اور اللہ کے رسول کی ان پر نظر خاص کی دلیل ہے کہ آپ نے ان کو راز کی بات بتائی اور کسی خاص ضرورت کے

باقی صفحہ ۲۴ پر

مزاج شناس رسولؐ صدیقہ کائنات اُمّ المومنین

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی

تحریر: محمد اقبال حیدر آباد

حضرت عائشہؓ بے حد فیاض مہمان نواز اور غریب پرور تھیں، حضرت عروہؓ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک روز ستر ہزار کی مالیت (ضرورت مندوں) میں تقسیم فرما دی اور اپنا یہ حال تھا کہ تقسیم کرتے وقت اپنے کرتے میں پیوند لگا رہی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کا روزہ تھا اور اسی روز ان کے پاس ان کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے دو بورے بھر کر ہدیہ بھیجا جو ایک لاکھ اسی ہزار کی مالیت تھی وہ اسی وقت تقسیم کرنے بیٹھ گئیں اور تھوڑی دیر میں تمام کر دیا جب شام ہوئی تو ایک درہم (چار آنے) بھی پاس نہ تھا۔ افطار کے وقت اپنی باندی سے فرمایا کہ افطاری لاؤ وہ زیتون کا تیل اور روٹی لے کر آئی وہیں ایک عورت ام زروہ بھی موجود تھیں ان کا بھی روزہ تھا۔ اس نے کہا کہ آج جو مال آپ نے تقسیم کیا ہے اس میں سے اتنا بھی آپ نہ کر سکیں کہ چار آنے کا گوشت بھی منگا لیتیں جسے افطاری میں ہم کھا لیتے حضرت عائشہؓ نے فرمایا اب کہنے سے کیا ہوتا ہے اس وقت تم یاد دلاتیں تو میں اس کا خیال کر لیتی۔

موطا امام مالکؒ میں ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک دن روزے سے تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا اتنے میں ایک سائلہ نے آواز دی انہوں نے لونڈی کو حکم دیا کہ یہ روٹی سائلہ کو دے دو۔ لونڈی نے کہا شام کو افطار کس چیز سے کیجیئے گا۔ ام المومنین نے فرمایا یہ تو اس کو دے دو شام ہوئی تو کسی نے بکری کا گوشت ہدیہ بھیج دیا لونڈی سے فرمایا دیکھو اللہ نے روٹی سے بہتر چیز بھیج دی ہے۔

ایک مرتبہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زنان خانے میں ایک بکری ذبح کی گئی آنحضرتؐ باہر تشریف لے گئے کچھ دیر کے بعد تشریف لائے تو دریافت کیا کہ بکری کا کیا ہوا؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ سب صدقہ کر دی گئی صرف اس کا ہاتھ باقی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یوں کہو واقعہ یہ ہے) اس کے ہاتھ کے علاوہ سب باقی ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جو اللہ کی راہ میں دے دیا گیا وہی باقی ہے اور جو ابھی ہمارے پاس ہے اس کو باقی کہنا درست نہیں۔ ابن سعدؓ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے رہنے کا مکان امیر معاویہؓ کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا انہیں جو قیمت ملی وہ سب خدا کی راہ میں دے ڈالی حضرت امیر معاویہؓ نے ایک طبق میں بیچے موتی بھر کر ہدیہ حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجے جن کی قیمت ایک لاکھ تھی انہوں نے ہدیہ قبول کر کے اپنے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں میں تقسیم فرما دیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فیاضی و سخاوت کی کوئی حد نہیں تھی حضرت عبداللہ بن

> حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بڑے بڑے صحابہ کرامؓ دینی معلومات حاصل کیا کرتے تھے

زبیر جو ان کے بھانجے اور منہ بولے بیٹے تھے اکثر ان کی خدمت کیا کرتے تھے۔ خالہ جان کی بے پناہ فیاضی دیکھ کر ایک دفعہ (کسی کے سامنے یوں) کہہ دیا کہ یا تو وہ خود ہی اتنے خرچ سے رک جائیں ورنہ میں ان کا ہاتھ خرچ سے روک دوں گا۔ جب حضرت عائشہؓ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا" اچھا عبداللہ نے کہا ہے" حاضرین نے عرض کیا" جی ہاں" فرمایا" میں نے نذر مان لی ہے کہ زبیر کے بیٹے سے کبھی نہ بولوں گی" اس کے بعد عرصہ تک بول چال بند رکھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر بہت گھبرائے اور بڑی مشکل سے حضرت مسورؓ بن مخرمہ اور عبدالرحمانؓ بن اسود کو بیچ میں ڈال کر اپنا قصور معاف کروایا اور نذر کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے اور جب کبھی نذر توڑ دینے کا خیال آجاتا تھا تو روتے روتے اپنا دوپٹہ تر کر لیتی تھیں اور نذر کے ٹوٹ جانے پر مواخذہ سے ڈرتی تھیں اور گو نذر کے کفارے میں ایک غلام کو آزاد کرنا کافی ہے لیکن ان کو خوف خدا اس قدر لگا ہوا تھا کہ بار بار غلام آزاد کرتی تھیں کہ شاید اب خطا معاف ہو جائے اب خطا معاف ہو جائے۔ ام المومنین کا دل صبر و محبت اور عفو و شفقت کا خزینہ تھا۔ دشمنوں اور مخالفوں تک کو معاف کر دیتیں۔ مشہور شاعر صحابی حضرت حسانؓ بن ثابت نے واقعہ افک میں غلط فہمی کی بناء پر حضرت عائشہ کی مخالفت کی تھی۔ حضرت عائشہؓ کو اس واقعہ کا بہت رنج تھا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے حضرت حسانؓ بن ثابت کو معاف کر دیا تھا اور ان کی بہت عزت کرتی تھیں حضرت عائشہؓ کے بعض رشتہ دار حضرت حسانؓ کو واقعہ افک میں شرکت کی وجہ سے بہت برا کہنا چاہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے ان کو سختی سے منع کیا اور فرمایا کہ ان کو برا مت کہو۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شعرا مشرکین کا جواب دیتے تھے۔

معاویہ بن خدیج نے ان کے بھائی محمد بن ابو بکرؓ کو قتل کر دیا تھا اس لئے وہ ان سے کبیدہ خاطر تھیں لیکن جب انہوں نے سنا کہ میدان جہاد میں معاویہ کا سلوک اپنے ماتحتوں کے ساتھ بہت اچھا ہوتا ہے کسی کا جانور مر جائے تو اسے اپنا جانور دے دیتے ہیں کسی کا غلام بھاگ جائے تو اسے اپنا غلام دے دیتے ہیں اور سب لوگ ان سے راضی ہیں تو فرمایا" استغفراللہ" جس شخص میں یہ اوصاف ہوں میں اس سے اس بناء پر ناراض نہیں رہ سکتی کہ وہ میرے بھائی کا قاتل تھا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ دعا مانگتے سنا ہے کہ" خداوندا جو شخص میری امت کے ساتھ ملاطفت کرے تو بھی اس کے ساتھ ملاطفت کر جو اس کے ساتھ سختی کرے تو بھی اس پر سختی کر۔" حضرت عائشہؓ بڑی صاحب حکمت و موعظت تھیں بڑے پتہ کی بات بتایا کرتی تھیں بعض صحابہؓ بھی ان سے نصیحت کرنے کی فرمائش کیا کرتے تھے۔ زیادہ کھانے کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلی مصیبت امت میں یہ پیدا ہوئی کہ پیٹ بھر کر کھانے لگے جب پیٹ بھرتے ہیں تو بدن موٹے ہو جاتے ہیں اور نفسانی خواہشیں زور پکڑ لیتی ہیں سید عالمؐ سید الزاہدین تھے پیٹ بھرنے اور مزے دار چیزوں کے کھانے پینے اور سامان جمع کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں گر قصہ یہ ہے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی قامت کا یہ عالم تھا کہ اس کی کمر کعبہ تک پہنچ رہی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ آپؐ کے رب نے آپؐ کو سلام فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو عام بندوں کی طرح نبی بن کر رہو اور

> حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے، جیسی ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے

اگر چاہو تو نبی اور بادشاہ بن کر رہو میں نے اس بارے میں جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ لینے کے طور پر دیکھا تو انہوں نے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کرو لہٰذا میں نے جواب دے دیا کہ نبی ہوتے ہوئے عام بندوں کی طرح رہنا چاہتا ہوں اس کو روایت کرنے کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اسی کے بعد سے سید عالمؐ تکیہ لگا کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ میں اس طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ گناہوں کی

بھر کوئی پونجی ایسی نہیں جسے لے کر تم اللہ سے ملاقات کرو پھر فرمایا کہ جسے یہ خواہش ہو کہ عبادت سے انہماک رکھنے والے سے بازی لے جاوے اسے چاہیے کہ اپنے کو گناہوں سے بچاوے۔ حضرت معاویہؓ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں خط بھیجا جس میں اپنے لئے مختصر نصیحت کی فرمائش کی حضرت عائشہؓ نے اس کے جواب میں لکھا "تم پر سلام ہو بعد سلام کے واضح ہو کہ میں نے رسولؐ سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضگی کا خیال نہ کرتے ہوئے اللہ کی رضاء کا طالب ہو اللہ تعالیٰ لوگوں کی شرارتوں سے اسے محفوظ فرماتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی رکھنا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں فرماتے اور لوگوں کی شرارتوں سے اس کی حفاظت نہیں فرماتے بلکہ اسے لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں وہ اس کو جیسے چاہیں استعمال کریں اور جیسے چاہیں اس کا ولیہ بنائیں۔ حضرت معاویہؓ کا قول ہے کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے زیادہ بلیغ زیادہ فصیح اور زیادہ تیز فہم کوئی خطیب نہیں دیکھا۔ مروی ہے کہ آپؐ کی تمام بیویوں سے آپ کا علم زیادہ تھا آپ نے حضورؐ کی وفات کے بعد بڑی فیاضی اور مستعدی سے علم دین کی اشاعت کی اور اسے خوب پھیلایا ہر سال حج کے لئے تشریف لے جاتیں اور مختلف شہروں سے آئے ہوئے لوگوں کے سوالات کا جواب دیتی تھیں اپنے والد کے زمانے میں ہی مفتی ہو گئی تھیں بڑے بڑے صحابہ بھی ان سے دینی معلومات حاصل کیا کرتے تھے حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ رسولؐ کے صحابہ کو جب کبھی کوئی الجھن پیش آئی اور اس کے متعلق حضرت عائشہ سے سوال کیا تو اس کے متعلق ضرور معلومات ملیں حضرت عائشہؓ کے تلامذہ اور مستفیدین کی تعداد دو سو کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے جن میں متعدد اکابر صحابہؓ کے علاوہ تابعین کی ایک بڑی تعداد شامل تھی ان میں کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت بریرہؓ، حضرت عمرو بن العاص، محمد بن ابی بکرؓ، ابو سلمہؓ بن عبدالرحمان، مسروق بن اجدعؒ، معاذہ بنت عبداللہ، عمرہ بنت عبدالرحمان۔

سرور عالمؐ کی تعلیمات و ارشادات کے نشر و اشاعت کے اعتبار سے صدیقہ کبریٰؓ کا کوئی حریف نہیں ہو سکتا اگر انہیں محسنہ امت کہا جائے تو اس میں مطلق کوئی مبالغہ نہیں ہو گا۔

نیکیوں کو پھیلانے کے ساتھ ساتھ برائیوں سے روکنا بھی ان کا خاص مشغلہ تھا اور اس مقصد کے لئے ہر ممکن طاقت خرچ کر دینا ضروری سمجھتی تھیں ایک گھر کرایہ پر دے دیا تھا کرایہ دار اس میں شطرنج کھیلنے لگے تو ان کو کہلا بھیجا کہ اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو مکان سے نکلوا دوں گی۔ ایک دن ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کے پاؤں میں گھنگرو کا زیور تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اس بچی کو میرے پاس مت لاؤ جب تک کہ اس کے گھنگرو نہ کاٹ لئے جائیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی (یا اسی طرح کی کوئی بجنے والی چیز مثلاً گھنگرو) ہوں۔ حضرت عائشہؓ بڑی صاحب فہم و فراست تھیں اچھے اچھے سمجھدار ان سے مشورہ لیا کرتے تھے حضرت عائشہؓ عابدہ زاہدہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ ڈرنے والی اور آخرت کی بہت فکر رکھنے والی تھیں ایک مرتبہ دوزخ یاد آگئی تو رونا شروع کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو عرض کیا کہ مجھے دوزخ کا خیال آگیا اسی لئے روئے جا رہی ہوں۔ حضرت عمرو بن سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا "خدا کی قسم! مجھے تمنا ہے کہ میں درخت ہوتی خدا کی قسم مجھے تمنا ہے کہ میں مٹی کا ڈھیلا ہوتی، خدا کی قسم! مجھے تمنا ہے کہ اللہ پاک نے مجھے کوئی چیز نہ بنایا ہوتا! اس قدر خوف تھا۔

ام المومنینؓ دن رات کا زیادہ حصہ عبادت میں یا لوگوں کے مسائل بتانے میں صرف کرتی تھیں تہجد اور چاشت کی نماز کا ساری عمر ناغہ نہیں کیا۔ رمضان کی روزوں کے علاوہ نفلی روزے بڑی کثرت سے رکھتی تھیں حج کی شدت سے پابند تھیں کوئی ایسا سال بہت کم گزرتا تھا جس میں وہ حج نہ کرتی ہوں ایام حج ان کا خیمہ کوہ حرا اور ثبیر کے درمیان نصب ہوتا وہاں وہ حلقہ درس قائم کر لیتیں اور تشنگان علم جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مسائل پوچھتے اور فیض یاب ہوتے۔ حضرت عائشہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبت تھی حقوق کی ادائیگی میں تو آپؐ سب کو برابر رکھتے تھے لیکن قلبی محبت (جو غیر اختیاری ہے) حضرت عائشہؓ سے زیادہ تھی اسی وجہ سے آپؐ نے دعا کی اے اللہ! میرے اختیار کی چیزوں میں یہ میری (برابر والی) تقسیم ہے لہٰذا مجھے اس چیز میں ملامت نہ کیجئے جس کے آپ مالک ہیں اور میرے قبضہ کی نہیں۔ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد بہت کامل ہوئے اور عورتوں میں بس مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) اور فرعون کی بیوی آسیہ کامل ہوئیں اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔ حضرت عائشہ نے نو برس آنحضرتؐ کی خدمت میں گزارے اور آپؐ سے خوب ہی علوم حاصل کئے حضرت امام زہریؒ نے فرمایا "آنحضرتؐ کی تمام بیویوں اور ان کے علاوہ بھی باقی تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہؓ کا علم سب کے علم سے بڑھا ہوا رہے گا۔" رحلت نبی کریمؐ کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ ۴۸ برس انہوں نے عالم بیوگی میں بسر کئے اس تمام عرصہ میں وہ تمام عالم اسلام کے لئے رشد و ہدایت علم و فضل اور خیر و برکت کا مرکز بنی رہیں ان سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) حدیثیں مروی ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ احکام شرعیہ کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

وفات: چند روز کی علالت کے بعد ۱۷ رمضان ۵۸ھ (۱۳ جون ۶۷۸ء) کو نماز وتر کے بعد شب کے وقت وفات پائی وفات کے قریب وصیت فرمائی کہ میں رات کو ہی دفن کر دی جاؤں۔ چنانچہ وتر پڑھ کر حاضرین مدینہ نے جنت البقیع میں دفن کیا جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ اس سے پہلے رات کے وقت کبھی نہ دیکھا گیا حضرت ابو ہریرہؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور دفن کے لئے ان کے حقیقی بھانجے حضرت عبداللہ اور عروہ اور ان کے بھائی کے بیٹے قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ اور عبداللہ بن محمد بن ابی بکر اور دوسرے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی بکر قبر میں اترے اور ان کو دفنایا۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... "جو لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ایک وہ ہو گا جس کا کنبہ بڑا ہو گا اور اس کے اعمال تقویٰ سے آراستہ ہوں"۔

(ابن خذیمہ و ترمذی۔ ترغیب ص ۱۵۔ جلد ۳)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۳۵۵۷۳ —

مغرب کا ایک اسلامی ملک البانیہ

مغرب سے کمیونزم کی صفائی کے بعد اَب شہر کی گلیوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کی پکار سنائی دیتی ہے

۴۴ سال کے عرصے میں پہلی مرتبہ البانیہ کے شہر میں تیرانا کی "ایتھیم بے" مسجد میں لگ بھگ پندرہ ہزار مسلمان نماز جمعہ کے لئے سرکاری اعلان کے بعد جمع ہوئے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد موذن اللہ اکبر کی آواز فضا میں بلند کر رہا تھا۔ شہر کی گلیوں میں اللہ کی عظمت کی پکار سنائی دے رہی تھی۔ پانچ سال قبل اس منظر کے بارے میں کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اتنی بڑی تبدیلی اس بات کی غمازی کر رہی تھی کہ عظمت اور کبریائی بس اسی ذات پاک اور رب العالمین کے لئے ہے۔ پوری کائنات کا خالق اور مالک اصل میں وہ رب کائنات ہے جو ایک پل میں حالات کو پلٹ کر رکھ دیتا ہے۔ کوئی چیز اس کی گرفت سے باہر نہیں۔ جب کمیونزم کا یورپ سے صفایا ہوا تو اس میں البانیہ ایک ملک تھا۔ جہاں مسلمان اکثریت میں تھے۔ ان کی آبادی ۸۰ فیصد تھی۔ ۲۲ مارچ کو لگ بھگ پچاس سالہ کمیونسٹ دور کے خاتمے کے بعد مسلمانوں نے اپنا نمائندہ صدر سالی بریشا کو چنا۔ سالی بریشا پیشے کے اعتبار سے کارڈیالوجسٹ (ڈاکٹر) ہیں۔

صدر منتخب ہوجانے کے بعد سالی بریشا نے کہا کہ ہم ایسے معاشرے کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں جہاں انسانی حکومت کو بذریعہ قانون تحفظ ملے۔ ہم اپنے عوام اور ملک کو یورپ میں ایک آزاد اور مضبوط شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۹۱ء تک ۳ء۲ ملین آبادی والے ملک میں بہت ہی کم لوگ ایسے تھے جو اپنے حقوق کے لئے زبان کھولتے۔ سوائے البانیہ ورکرز پارٹی کے۔ جسے جنگ عظیم دوم کے بعد مارکسی ڈکٹیٹر انورہوکسہا نے قائم کی تھی۔ وہ پورے معاشرے پر چھائی ہوئی تھی۔

کوری جو یونان کی سرحد پر واقع ہے وہاں البانیہ میں مسلمانوں کے آثار قدیمہ اب بھی موجود ہیں وہیں الیاس مراہوری کی قدیم مسجد جو ۱۴۹۶ء میں تعمیر کی گئی تھی موجود ہے۔ وہاں کے معمار مسلطبان واشی نے اپنے ایک انٹرویو میں بتایا کہ میرے والدین مسلم تھے۔ جب میں چھوٹا تھا تو اپنے والد کے ساتھ عبادت کے لئے مسجد بڑی پابندی سے جایا کرتا تھا۔ ہمارے دادا نے ہمیں قرآن پڑھنا سکھایا۔

واشی کے مطابق البانیہ میں ۸۰۰ مساجد موجود ہیں۔ جن میں ایک بہت بڑی مشہور مسجد پہاڑی علاقے کروجی جو تیرانا سے ۲۰ کلومیٹر شمال میں واقع ہے' وہاں ہے۔ اس مسجد کی تعمیر ۱۹۷۷ء بتائی جاتی ہے۔ البانیہ میں پندرہویں صدی کے قومی ہیرو سکندر بیگ کے محل سے ہو کر اس مسجد میں پہونچا جاسکتا ہے یا پھر ایک بستی کے ذریعے جہاں کے سارے مکانات پتھروں کو تراش کر بنائے گئے ہیں۔ وہاں سے گزر کر مسجد تک رسائی ہو سکتی ہے۔ پورے البانیہ میں دو طرح کی مساجد ہیں۔ ایک گنبد والی اور دوسری چھت والی۔ خلافت عثمانیہ کے دور میں البانیہ کی اکثریت مسلمان تھی۔

"سوشلسٹ البانیہ ۱۹۴۴ء تک" کے مصنف پیٹر آر لقی نے اس بات کا انکشاف اپنی کتاب میں کیا ہے کہ سلمانوں کے دو معروف رہنما بابا فاجو اور بابا فقرو کے قتل ۱۹۴۷ء میں ہوا لیکن آج تک اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ انہیں کن وجوہات کی بناء پر قتل کیا گیا تھا۔ ان کے علاوہ دیگر مسلمان اور شیوخ منظر سے غائب کر دیئے گئے۔ جن میں مصطفیٰ آفندی' ورود تی ورس کے مفتی حافظ ابراہیم دیبرا' سابق مفتی اعظم البانیہ اور شیخ کیمبل پزاری کے نام ہیں۔ اس دور کا عالم یہ تھا کہ اگر کسی نے مذہب کی نشاندہی کرنے والی کوئی چیز پہنی تو اسے دس سال کی قید کی سزا دی جاتی تھی۔ مسجدوں کو اصطبل اور کلیساؤں کو والی بال کھیلنے کا جمنازیم بنا دیا گیا تھا۔

۱۹۷۱ء سے قبل روکیجی اسکیفتری نے جنہیں ان کے پڑوسی دین دار اور پاک دامن خاتون سمجھتے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بہت سارے مسلمان قرآن کی تلاوت اسی طرح کرتے تھے جس طرح میں کرتی ہوں۔ ان کی تعداد لگ بھگ ہزاروں میں تھی۔ ایک وقت وہ تھا جب کہ دوسرے ممالک سے عیدالفطر کی آمد پر مبارک باد کے تار آیا کرتے تھے۔ لیکن آج البانیہ نے خود اپنے اوپر علیحدگی کا حصار

باقی صفحہ ۲۶ پر

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائدآباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴ـ این آر ایونیو نزد چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6647655 - 6646888

اسلام سائنس سے متصادم نہیں

تحریر: فیروز بخت

صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسان کی مادی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے

مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک نے دنیا کو اس حد تک مسحور کر دیا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں مغربی تہذیب و تمدن کی نقالی کو اپنے لئے باعث فخر خیال کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے خیال میں انہیں بھی اپنی سیاسی' صنعتی اور تمدنی ترقی کے لئے انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے ہمارے نو تعلیم یافتہ نوجوان اسلامی اور مذہبی علوم کو بھی مغربی مفکرین کی لکھی گئی کتابوں کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ اور ان کے خیال میں ان فلاسفر اور علماء نے ہمارے قرآن و احادیث کے متعلق جو تحقیقات پیش کی ہیں۔ انہیں حرف آخر سمجھ لیا جاتا ہے یہ تحقیقات اس کائنات کو مشیت ایزدی کے تابع خیال کرنے کے بجائے ایک حادثہ قرار دیتی ہیں ان کے خیال میں مذہب سائنٹیفک ایجادات اور سائنسی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس لئے اس سے آزاد ہو کر سائنس کے راستے پر چلنا چاہیئے تاکہ علوم و فنون اور تمدن اور معاشرت میں بام عروج تک پہنچا جا سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن ہی نے اولاً عربوں اور پھر ان کے واسطے سے پوری دنیا کے لئے ایسے تازہ اور سائنٹیفک علوم کے دروازے کھولے جن سے پوری دنیا نا آشنا تھی۔ قرآن ہی نے سب سے پہلے انسان کو عقل و خرد سے کام لینے کی دعوت دی اور کائنات کے مسخر ہونے اور چاند سورج' ستارے اور دوسری ارضی و سماوی مخلوق کے انسان کے خدمت گار ہونے کا نظریہ دیا اس سے پہلے یہ لوگ ان چیزوں کو مقدس سمجھ کر ان کی پوجا کرتے تھے اور جس چیز کو مقدس سمجھا جائے اس کے بارے میں غور و فکر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن قرآن نے خدا کو بھی غور و فکر سے پہچاننے کا نظریہ دیا یہی وہ نظریات تھے جن کی بناء پر مسلمانوں نے ضروریات زمانہ کے مطابق علوم و فنون حاصل کئے اور ریاضی طب' فلسفہ' علم نجوم' ہیئت' منطق' انجینئرنگ فن تعمیر اور شعر و شاعری کو بام عروج تک پہنچایا۔ یہ مسلمانوں ہی کے علوم تھے جنہوں نے یورپ کو نشاۃ ثانیہ کے قابل بنا دیا جان ڈیوٹ ایک مغربی مفکر اس بارے میں لکھتا ہے کہ تمام علوم مثلاً طبعیات نجوم' ریاضی و فلسفہ چودھویں صدی عیسوی سے یورپ میں رائج ہوئے وہ سب عربی مدارس سے ماخوذ ہیں۔ پروفیسر فلپ لکھتے ہیں "انسانیت کی بہتری اور بھلائی کے لئے جو خدمات عربوں نے قرون وسطیٰ میں انجام دیں ویسی خدمت کسی اور قوم نے انجام نہیں دی۔" چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا بھر کو ترقی کا راستہ سب سے پہلے اسلام نے ہی دکھایا۔ موجودہ مغربی علوم اور ایجادات کی بنیاد بھی اسلام نے مہیا کی اور جب تک مسلمان اسلامی احکام اور تعلیمات پر قائم رہے۔ ترقی و سربلندی کی منزل طے کرتے رہے اور جب انہوں نے اسلام کا دامن چھوڑا تو دین اور دنیا دونوں میں خسارہ اٹھایا۔ (قرون وسطیٰ) کے بعد مغربی اقوام نے تیزی سے اسلامی فنون کو اپنایا اور اپنے آپ کو علمی و سائنسی میدان میں بام عروج تک پہنچانے کی کوشش کی۔

موجودہ دور میں مغربی فلاسفر کے نزدیک سائنس کی بنیاد مادیت ہے یہی وہ نظریہ ہے جو اسلام کو سائنس سے دور لے جاتا ہے مادیت کا آغاز سب سے پہلے یونان میں ہوا۔ اس نظریے کی رو سے ہر شے کی بنیادی اکائی مادہ ہے حقیقی صرف وہی شے ہے جسے عقل و تجربے سے پرکھا جا سکے جو شے انسانی تجربے اور مشاہدے کی حدود میں نہ آ

مذہب اور دین انسان کا عقیدہ ہی نہیں' فلسفہ حیات بھی ہے

سکے وہ غیر حقیقی اور ماورائی ہے اس لئے اسے رد کر دینا چاہیئے کیوں کہ اس سے آگے مابعد الطبیعات کا راستہ کھل جاتا ہے مسلمان علماء و فضلاء بھی اسی فلسفہ یونان سے متاثر تھے اور اسی فلسفہ کو بنیاد بنا کر انہوں نے قرآنی و علوم الطبعیہ کی عقلی تاویلیں پیش کیں لیکن چوں کہ قرآن کا نظریہ توحید کا ایک مابعد الطبیعاتی مسئلہ ہے جسے سمجھنے کے لئے ہمیں ماورائے عقل جانا پڑتا ہے اس لئے یہاں مادیت کا نظریہ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ ابن خلدون کہتا ہے کہ عقل ایک صحیح ترازو ہے اس کے فیصلے یقینی ہیں۔ لیکن اس صحیح ترازو میں ہم امور توحید' امور آخرت' حقیقت نبوت' حقائق' صفات الٰہی اور وہ تمام امور و حقائق جو ماورائے عقل ہیں نہیں تول سکتے تو یہ لا حاصل کوشش ہو گی اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ترازو دیکھی جو سونے کا وزن کرنے کے لئے ہے اس کو اسی ترازو میں پہاڑ تولنے کا شوق ہو جو نا ممکن ہے اس سے اس ترازو پر کوئی حرف نہیں آئے گا لیکن اس کی گنجائش کی ایک حد ہے اسی طرح عقل بھی ایک دائرہ ہے جس سے باہر وہ قدم نہیں رکھ سکتی۔

جرمنی کے مشہور فلسفی کانٹ نے بھی عقل کی نارسائی کو تسلیم کیا اور مشہور مسلم مفکر غزالی کا خیال ہے کہ عقل ہمیں خارجی دنیا کا مکمل علم بھی فراہم نہیں کر سکتی ایک چھوٹا سکہ اگر آنکھ کے آگے رکھا جائے تو وہ سورج کو ڈھانپ لیتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ سکہ سورج سے بڑا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے نیند کے دوران دیکھا جانے والا ہر خواب حقیقی معلوم ہوتا ہے لیکن جب ہم بیدار ہوتے ہیں تو حقیقت کا پتہ چلتا ہے اس لئے غزالی کہتے ہیں کہ عقل سے حقیقت تک رسائی نا ممکن ہے حقیقت تک پہنچنے کا راستہ روحانی تجربہ کا راستہ ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فلسفہ یونان میں اب اتنی اہلیت نہیں کہ وہ موجودہ زمانہ کا ساتھ دے سکے اس لئے نئے فلسفہ اور نئے سائنس کی ضرورت ہے تاکہ سائنسی ایجادات اور نظریات قرآن کو ہم آہنگ کیا جا سکے۔ دور حاضر کے مشہور فلسفی علامہ اقبال نے یورپی درسگاہوں میں جا کر قدیم و جدید فلسفہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور مغربی ملکوں سے اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ لیکن انہوں نے اپنا سر کسی بڑے امام فلسفہ کے سامنے نہیں جھکایا انہوں نے علم و حکمت کے علمبرداروں جیسے سقراط' افلاطون' جالینوس' ولیم جیمز' کانٹ' ہیوم' ڈکارٹ' ہیگل' دیموژ' ابن سینا' اور ابن رشد کے علمی مباحث کا مطالعہ کیا لیکن ان میں سے کسی سے مرعوب نہ ہوئے اور نہ ان کے سامنے سر جھکایا۔ سر نیاز خم کیا تو صرف رسول عربیؐ کے آستانہ مقدس پر انہوں نے مغربی تعلیم و تمدن اور جدید فلسفہ اور سائنس کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر بھی ایمان و ضمیر محفوظ رکھا۔

اسلام دنیائے مادیت کو رد نہیں کرتا۔ بلکہ لبیک کہتے ہوئے اس کی تسخیر و تصرف کا راستہ دکھاتا ہے تاکہ ہم اپنی زندگی کا نظم و انضباط واقفیت کی اساس پر کریں قرآن پاک کا حقیقی مقصد تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر ان گوناگوں روابط کا ایک اعلیٰ اور برتر شعور پیدا کرے جو اس کے اور کائنات کے درمیان ہے۔

قرآن پاک کی یہی وہ تعلیم ہے جس کے متعلق گوئٹے کہتا ہے کہ اسلام کے نظام تعلیم میں کوئی خامی نہیں ہمارا

ر وحانی نظام اور ہم ہی پر کیا موقوف انسان بھی اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ ان حقائق کے ہوتے ہوئے جو شخص کہتا ہے کہ اسلام علوم و فنون اور فلسفہ و سائنس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے اپنی بے بصری رجعت پسندی اور دقیانوسیت کا ثبوت خود پیش کرتا ہے اس وقت دنیا میں صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسان کی مادی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے مذہب اسلام کسی انسان کی زندگی کا ذاتی معاملہ نہیں بلکہ زندگی کے تمام شعبوں' انفرادی حالات سے لے کر' اجتماعی' ملکی اور سیاسی سطح تک حالات میں اور ہر موقع پر رہبری کرنے والا ہے۔ مسلمانوں کی عظیم الشان ' اسلامی سلطنتیں ایک ہزار سال سے بھی زیادہ مدت تک قرآن کی رہبری میں اپنا سفر کامیابی اور سرخروئی سے طے کرتی رہیں اور مسلمان علماء اور فلاسفہ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی یہ وقت تھا جب مغربی فلسفہ حیات پردہ عمل میں مستور تھا۔ اس طویل عرصے میں اسلامی' احکام و قوانین جب پوری طرح بتائے گئے اس کے ثمرات بھی دنیا نے خیرو برکت کی صورت میں دیکھے اور مسلمانوں نے جب اپنی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے قرآن و سنت کی تعلیمات کو چھوڑ دیا۔ تو مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا اور آج

اسلام پر چل کر انسان دین و دنیا کی سرخروئی حاصل کر سکتا ہے

مسلمان علوم و فنون اور صنعت و حرفت میں مغربی اقوام سے پیچھے رہ گئے۔

مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام ہی وہ ابدی دین حق اور صراط مستقیم ہے جو موجودہ حکومتوں اور تہذیب و تمدن کے لوگوں کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے یہ ایک طرف تو انسانوں کو دنیاوی سامان اور دنیاوی علوم و فنون کے حصول اور استعمال و ایجادات کرنے میں رہنمائی کرتا ہے دوسری طرف ان کی حدود و قیود اور ان کے مواقع اور استعمال اور صحیح و غلط راستوں اور طریقوں کی نشاندہی کر کے انسانوں کی زندگی کو افراط و تفریط سے بچاتا ہے۔ اور زندگی گزارنے کا ایسا متوازن اور بامقاصد راستہ بتلاتا ہے جس پر چل کر انسان دنیا اور آخرت دونوں ہی میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ..... "جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بال بچوں کے فکر میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس غم و فکر کی وجہ سے اس کے گناہ مٹتے رہیں"۔ (احیاء العلوم ص ۷۳۔ جلد ۲)

ختم نبوت کے مجاہدوں کو سزا دینے والے مسلمان مجسٹریٹ کا آخری وقت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جو امرتسر کا رہنے والا تھا مشہور ظالم قسم کا مجسٹریٹ تھا جس کا نام مسٹر عزیز دین تھا۔ امرتسر چوک فرید کا رہنے والا تھا۔ موت سے ایک سال پہلے اسے گھمبیر پھوڑا (ناسور) نکلا۔ جس کے باعث اس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے جس کے لئے کئی سیر گوشت کا قیمہ روزانہ اس کے زخموں میں ڈالا جاتا یہاں تک کہ موت کے وقت اس کے بدن سے اس قدر بدبو آ رہی تھی کہ اس کی اولاد بھی اس کے نزدیک نہیں گئی۔ آخر جنازہ بھنگیوں کے کندھوں پر اٹھا کر قبرستان تک لیجایا گیا۔ استغفراللہ ۔ استغفراللہ ۔ استغفراللہ۔

اس ظالم مجسٹریٹ نے جناب مرزا جانباز ؒ . اور جناب مرحوم قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور مرحوم جناب امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو سخت سزائیں دی تھیں (اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس نے دنیا میں ہی لوگوں کے سامنے سزا دے کر ثابت کر دیا کہ قادیانی گمراہ کن مذہب ہے)

اب قادیانی عبدالسلام جیسے گمراہ کن عالمی سائنسدان پر فخر کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدا نے چاہا تو بہت جلد قادیانی اپنی آنکھوں کے سامنے عبدالسلام کا حشر خود دیکھ لیں گے کہ قدرت نے اس کو دنیا میں کیا سزا دی ہے (ڈاکٹر عبدالسلام کو کئی ایسی بیماریاں لاحق ہو چکی ہیں کہ اب وہ چلنے سے بھی عاجز ہے) اب شناختی کارڈ اور ہر جگہ کے فارموں میں قادیانیوں کو اپنے مذہب کی تصریح کرنا پڑے گی اب یہ لوگ اپنے آپ کو سچا پکا مسلمان ثابت کرنے کے لئے سرگرم ہیں۔ اور دنیا کے غیر مسلم ممالک سے امداد کے خواہشمند ہیں اور ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ پاکستان کی سرزمین میں ہم پر بہت ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ یورپ کے ملکوں میں سیاسی پناہ لینے والے سب سے زیادہ قادیانی ہیں۔ جو حکومت پاکستان کو خواہ مخواہ بدنام کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت پاکستان سے استدعا ہے کہ وہ اس سلسلے میں یورپ کی حکومتوں سے رابطہ قائم کر کے قادیانیوں کے مکر و فریب سے آگاہ کریں۔ کیونکہ قادیانی پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہیں۔

—— محمد اکرم ڈاھی گلاسکو ——

صرافہ بازار میں سب سے قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۵۸۰۳

آپ کے مسائل

وضع حمل سے پہلے نکاح

س : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان اسلام درمیان اس مسئلہ کے کہ ایک شخص ۹/۱۱/۱۵ کو بقضائے الٰہی فوت ہوا اس کی بیوہ نے تیسرے دن رسم قل خوانی کے موقع پر اعلان کیا کہ میں حاملہ ہوں بعدازاں مذکورہ بیوہ کے حمل کی تصدیق بعض دائیوں نے بھی کر دی کہ مذکورہ بیوہ حاملہ ہے۔ کسی بیماری کی وجہ سے بچے کو ماں کے پیٹ میں خون ملنا بند ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے حمل سوکھا ہوا ہے۔ مذکورہ بیوہ مختلف جگہ سے بچہ کی صحت کے لئے علاج بھی کرتی رہیں اور ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق بھی مذکورہ بیوہ حاملہ ہے اسی اثناء میں مذکورہ بیوہ کے ساتھ ایک شخص محمد نواز نے نکاح ثانی کر لیا۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بیوہ کی عدت از روئے شریعت محمدیہ کیا ہے گی۔ اور وضع حمل سے قبل مذکورہ بیوہ کے ساتھ محمد نواز کا نکاح ثانی درست ہے یا غلط؟

ج : حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ اور عدت ختم ہونے سے پہلے نکاح ثانی جائز نہیں۔ اس لئے یہ نکاح نہیں ہوا۔ دونوں علیحدگی اختیار کر لیں۔ واللہ اعلم۔

طلاق کا مسئلہ

س : میرا سوال اور مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو غصہ میں جبکہ اس کے اور میرے درمیان تکرار ہو رہی تھی یہ الفاظ کہے کہ جا تو اپنے گھر بیٹھ جا اور طلاق کا نوٹس بھجوا دے مجھے جو فیصلہ کرنا ہو گا کروں گا اور یہ الفاظ بھی کہے کہ جا تو چھٹی کر اور یہ الفاظ بھی کہے کہ جا تو چھٹی کر اور اپنے گھر جا اور یہ بھی کہا کہ تو مجھے زیادہ غصہ مت دلا ورنہ میں تو میں تجھے طلاق دے دوں گا اور یہ الفاظ اپنے سسر صاحب کو اپنی بیوی اور ساس کے سامنے کہے کہ ابا آپ اس کو یعنی میری بیوی کو اپنے گھر بٹھا لیں اور مجھے طلاق کا نوٹس بھجوا دیں تو میں طلاق دے دوں گا اور یہ الفاظ بھی میں نے اپنی بیوی کو کہے کہ تو سیدھی سیدھی اور ٹھیک ٹھیک اس گھر میں رہ نہیں تو مجھ سے جدا ہو جا۔ اور یہ الفاظ بھی کہے کہ اگر تو آزاد ہونا چاہتی ہے تو میں تجھے آزاد کر دوں گا۔ اور یہ بھی کہا کہ تجھے شوہر بہت اور مجھے بیویاں بہت۔

کیا مندرجہ بالا الفاظ ادا کرنے سے بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے؟

برائے کرم سنی اور حنفی مسلک کے مطابق جواب عنایت فرمائیں۔

ج : اگر آپ نے ان الفاظ میں سے (جن کے نیچے میں نے خط کھینچ دیا ہے) کوئی لفظ طلاق دینے کی نیت سے کہا تھا تو ایک بائنہ طلاق ہو گئی۔ دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔ اور اگر طلاق دینے کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی۔

ٹی وی خریدنا

س : میرے گھر کے سب افراد کا مطالبہ ہے کہ ٹی وی لے کر دیں۔ میری والدہ صاحبہ کا سب سے زیادہ اصرار ہے۔ والد صاحب انتقال کر چکے ہیں۔ چھوٹا بھائی جو تین بیٹیوں کا باپ ہے وہ بھی سختی سے مطالبہ کر رہا ہے۔ سب مجھ سے ناراض ہیں۔ ٹی وی اگر لے کر نہ دیا تو الگ ہونا پڑے گا۔ اور مجھ سے الگ ہو کر وہ ٹی وی لے لیں گے۔ یوں ہنستا بستا گھر برباد ہو جائے گا۔ میں ٹی وی کے خلاف ہوں کہ گھر کا ماحول خراب ہو گا بچے خراب ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ شرک ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔ ٹی وی اگر نہ لیں تو بچے پڑوس میں دیکھنے جائیں گے انہیں کیسے روکیں۔

اب آپ ہی میری رہنمائی کریں۔

ج : اگر گھر والے ٹی وی پر اصرار کرتے ہیں تو آپ خود گھر سے نکل جائیں۔ وہ خود ہی دوزخ خریدتے رہیں۔

ARFI JEWELLERS عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

بزم ختم نبوت

ایک مسیحی نوجوان کی ناموس رسالت کے متعلق دریدہ دہنی

از۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لاہور

روزنامہ جنگ لاہور ۴ فروری کی اشاعت کے مطابق سمندری ضلع فیصل آباد میں ایک مسیحی بدبخت نے سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ و سلم کی شان اقدس میں دریدہ دہنی کی جس سے پورے شہر میں اشتعال پھیل گیا شہر میں آنا فانا ہڑتال ہو گئی تمام مارکیٹیں اور کاروباری ادارے بند ہو گئے تا آنکہ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔

قبل ازیں گل مسیح نامی ایک عیسائی نے سرگودھا کے نواحی گاؤں میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ و سلم کی شان میں گستاخی کی کیس رجسٹرڈ ہوا سرگودھا کے ایڈیشنل سیشن جج جناب طالب حسین بلوچ نے ملزم گل مسیح کو آئین پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت سزائے موت سنائی جس سے حقوق انسانی کے ٹھیکے داروں اور عالم اسلام کے بدترین دشمن امریکہ سمیت تمام استعماری طاقتیں میدان عمل میں آ گئیں اور اس سزا کو ظالمانہ قرار دیتے ہوئے حقوق انسانی کے چارٹر کی خلاف ورزی' اور فیصلہ کو رکوانے کے لئے بھرپور دباؤ ڈالا۔

مجھے فی الحال حقوق انسانی کے نام نہاد چیمپئن امریکہ کے متضاد رویہ کے متعلق گفتگو نہیں کرنی اس وقت مذکورہ بالا تشویش ناک واقعہ جو ایک سوچی سمجھی اسکیم معلوم ہوتا ہے جس کے لئے بھرپور منصوبہ بندی کی گئی ہو مسیحی اقلیت کو مسلمانان پاکستان کے جذبات و احساسات کا خیال رکھتے ہوئے اپنے ہم مذہب افراد کو پابند بنانا چاہیے تاکہ روز روز ہونے والے واقعات سے جو تشویش کی لہر دوڑتی ہے کہیں یہ فرقہ وارانہ فسادات کا باعث نہ بن جائے کیونکہ امت مسلمہ کے افراد سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن سرور کائنات صلی اللہ علیہ و سلم کی ذات گرامی کے متعلق ذرہ برابر گستاخانہ جملہ برداشت نہیں کر سکتے۔

مسیحی لیڈران کو تقسیم ہند سے قبل کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ مسلمانان پاکستان نے انگریز سامراج کے زمانہ میں اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی ناموس کی حفاظت کی ہے۔ غازی علم الدین شہید کو کون نہیں جانتا۔ تختہ دار پر چڑھنا تو گوارا کر لیا لیکن گستاخ رسول کو کیفر کردار تک پہنچا کر چھوڑا۔ حاجی غلام مصطفیٰ عرف حاجی مانک' غازی عبدالرشید کی تاریخ کو پورا ملک جانتا ہے عرض یہ کر رہا تھا کہ مسیحی مذہبی رہنما ہم مذہب لوگوں کو لگام دیں۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے حکومت تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو فی الفور حرکت دے جرات مندی اور بہادری کے ساتھ ناموس رسالت کی حفاظت کرے انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھی جو آئے روز مسلمانوں کو ظالم ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں وہ ان گستاخان رسالت کو بتلائیں کہ اس قسم کی کارروائیاں ناقابل برداشت ہیں۔

قارئین ختم نبوت سے معذرت

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ہمیشہ پابندی سے شائع ہوتا رہا لیکن پچھلے کچھ ماہ سے تسلسل قائم نہ رہ سکا۔ دیگر وجوہات کے علاوہ ایک وجہ کمپیوٹر میں کچھ خرابی واقع ہونا بھی ہے۔ گزشتہ ہفتہ کا شمارہ اسی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ آئندہ ہماری پوری پوری کوشش ہو گی کہ ہفت روزہ کی اشاعت میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو۔ ہم گزشتہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہ ہونے پر قارئین ختم نبوت سے معذرت خواہ ہیں۔

(ادارہ)

نظم

کوئی کیوں گمان لائے کبھی دل میں ماسوا کا
یہ جہاں بھی ہے خدا کا وہ جہاں بھی ہے خدا کا
مجھے میری زندگانی نہ پیام دے فنا کا
کہ عدم کو جانے والا تو ہے راستہ بقاء کا
کوئی ازم ہو کسی کا ہمیں کیا غرض کسی سے
ہے وہی خدا ہمارا جو خدا ہے مصطفیٰ کا
ہوئے دل سے دور غم سب ہوا کیف مجھ کو حاصل
یہ ترے نظر کرم کی بارش یہ اثر مری دعا کا
یہ جو حال دل ہے میرا میں کروں بیان کس سے
نہیں ہے ترے علاوہ کوئی اور مجھ گدا کا
جو بغیر التجا کے مجھے بخش دی خدا نے
ہے زبان پہ مبارک مری شکر اس عطا کا

مبارک بقا پوری

ایک سوال؟

محمد اسعد العسیبی طالب علم جامعہ مدنیہ اٹک شہر

سوال: مندرجہ ذیل لوگوں میں سے کون سچا ہے؟

پوتا ناصر: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے نبی اور خاتم الانبیا ہیں ہم یہی مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

باپ مرزا محمود: ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات جن میں سے نبوت بھی ہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔

دادا غلام احمد قادیانی: اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اپنے انبیاء کو جو جام پلایا تھا وہی تمام کا تمام مجھے پلایا اور خداوند تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشانات دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے

جواب: واللہ یشہد انہم الکاذبون

ولعنۃ اللہ علی الکاذبین

صدر' وزیر اعظم' وزیر اعلیٰ سے چند سوالات

از۔ اللہ دتہ مجاہد قصور

ا۔ جو شخص قرآن کی ایک سو سے زائد آیات اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی دو سو سے زائد احادیث مبارکہ جس سے ثابت ہے کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ان واضح احکامات کا انکار کرے اور خود نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟

۲۔ قرآن پاک کے واضح ارشادات ہیں جہاد فرض ہے اور مسلمانوں کو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مرزا قادیانی

نعت

اے مہ مطلع انوار رسول عربیؐ
بزم عالم کے اے سردار رسول عربیؐ
تجھ پہ لانے کا ایمان و تری نصرت کا
سارے نبیوں کو ہے اقرار رسول عربیؐ
تو نے مخلوق کو خالق کے جھکایا در پہ
توڑا طاغوت کا پندار رسول عربیؐ
گرچہ قرآن میں باقی ہے نوید اعلون
پھر بھی مسلم ہے نگونسار رسول عربیؐ
کچھ سبب آپؐ ہی بتلائیں خدارا اس کا
اپنی امت کے اے غم خوار رسول عربیؐ
جھوٹے دعوے ہیں سبھی عشق و محبت دیکھو
گر نہ سنت سے ہوا پیار رسول عربیؐ
رب کے احکام میں ہو پیروی طرز حبیب
دے گئے مصباح ہیں معیار رسول عربیؐ

خواجہ محمد مصباح الدین ایم اے' منڈیکے
گورایہ (سیالکوٹ)

جہاد کو حرام قرار دیتا ہے جہاد سے انکار کرنے والا مسلمان کہلائے گا یا کافر؟

۳۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جو مجھے نبی نہیں مانتا اور میری تصدیق نہیں کرتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں اور ان کے باپ سور ہیں اور وہ ولد الحرام ہیں ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۴۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر ہر پاکستانی مسلم غمزدہ تھا اور خون کی آنسو رو رہا تھا لیکن قادیانیوں نے ربوہ میں چراغاں کیا خوشی کا اظہار کیا اور مٹھائی تقسیم کی کیا ایسے لوگ پاکستان کے غدار ہیں یا وفادار؟

۵۔ مرزا طاہر کا بیان اپنے پیروؤں کے نام: "آپ جلد ہی خوشخبری سنیں گے کہ عنقریب پاکستان نیست و نابود ہو جائے گا اور صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کر دو۔"

۶۔ سانحہ اوجڑی کیمپ جس میں ہزاروں مسلمان ہلاک ہوئے کروڑوں کی املاک تباہ ہوئی' اربوں کا اسلحہ تباہ ہوا لیکن تین روز پہلے قادیانیوں کو چنڈی چھوڑ کر ملتان میں نماز شکرانہ ادا کرنا اور ہندوستان سفارت خانے کو پیشگی اطلاع دینا کیا پاکستان دشمنی نہیں۔

۷۔ قادیانی تقریباً ۱۸ سال سے پاکستان اسمبلی کے فیصلے کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں لیکن پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے اور لکھتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم نہیں کہلواتے کیا یہ قانون پاکستان سے غداری نہیں؟

۸۔ ربوہ کی ہائی کمان کا غیر ملکی سفارت خانوں سے رابطہ اور خفیہ ملاقاتیں قادیانی افسروں کا کہوٹہ سے ایٹمی راز چرا کر اسرائیل پہنچانا بھارت میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں ہندوستان زندہ باد اور پاکستان مردہ باد کے نعرے لگانے والے کیا پاکستان کے غدار نہیں؟

۹۔ اگر کوئی شخص سپریم کورٹ کا جج نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو سپریم کورٹ کا جج کہلائے اور اپنے دفتر یا مکان پر سپریم کورٹ کے جج ہونے کی تختی آویزاں کرے تو کیا سپریم کورٹ کی عدالت ایسے شخص کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی یا نہیں؟

حکومت پاکستان' ممبران قومی اسمبلی' سپریم کورٹ' وفاقی شرعی عدالت سے ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ اگر پاکستان کو بچانا ہے تو پھر منکرین ختم نبوت' اسلام کے دشمن' ملک کے دشمن قادیانیوں مرتدوں کے لئے شرعی سزا فوراً نافذ کی جائے۔

صحافی قلمکاروں کیلئے چند عنوانات

از۔ عبدالواحد بیگ المرحوم پینشر ملتان

صدر اور وزیر اعظم توجہ فرمائیں:

خود کردہ را علاج نیست

☆ جمہوری تہذیب کے منہ پر زناٹے دار طمانچہ (دینا حیات مینہ پلینی)

☆ مجرم لیگ کے گناہوں کی منہ بولتی تصویر...... عوامی صحافی' اور اجتماعی احتجاج' احتجاج ہی احتجاج!

☆ ۴۴ سال سے نفاذ شریعت سے گریز اور فرار کا عبرتناک منطقی تازیانہ

اگر زانی اور زانیہ کی قدرتی قرآنی اور شرعی سزا کا موثر نفاذ ہوتا تو آج یہ روز بد دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

دنیا میں بین الاقوامی رسوائی اور آخرت میں متوقع تباہی۔

خود عمل تیرا ہے چارہ گر تری تقدیر کا
شکوہ کر تو اپنا کر مقدر کا نہ کر

اکبر الہ آبادی

☆ اگر بیٹی سب کی بیٹی ہے' تو کشمیر کی بیٹی' فلسطین کی بیٹی...بھارت اور مسلم امہ کی بیٹی.... نظر انداز کیوں؟

☆ اگر بیٹی کی آبرو عزیز ہے تو آج ہی قدرتی قانون انسداد فواحش نافذ کرو بدکار مرد اور بدکار عورت دونوں کو برسرعام کوڑے لگاؤ!

☆ کیا مسلمان کی غیرت کو سانپ سونگھ گیا ہے کہ کسی بیٹی کی آبرو محفوظ نہیں؟

☆ اب کوئی محمد بن قاسم کہاں سے لاؤ گے؟ عبرت عبرت عبرت......!

بچشم خود بقلم خود......بنیاد پرست "حساس"۔

علامہ اقبال کا پیغام
جمہوریت نوازوں کے نام

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

منتظر ہے یہ جہاں آئین پیغمبرؐ کا آج
ورنہ سب بے کار ہے جمہور ہو یا تخت و تاج

کیا تو نے دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر

جلال بادشاہی ہو یا کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری' ہوس کی وزیری

سلام میں جمہوریت نام کی کوئی خباثت نہیں' مسلمان شریعت کی بالادستی چاہتے ہیں' نہ جمہوریت نہ آمریت۔

عالمی مجلس کے مبلغین اور تمام شاخیں متوجہ ہوں

عموماً" دیکھا گیا ہے کہ ہمارے مبلغین اور ماتحت شاخیں یا مضامین نگار جماعتی خبریں اور مضامین وغیرہ مختلف ناموں سے بھیجتے رہتے ہیں جس سے ڈاک کھولنے میں دشواری پیش آتی ہے اور وہ مرسلہ' خبر یا مضمون شائع نہیں ہو پاتے یا تاخیر سے شائع ہوتے ہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ آئندہ خبریں ہوں یا مضامین وغیرہ' اس پتہ لکھ کر بھیجیں۔

"ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔"

(ادارہ)

تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل

محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ لاہور

قسط نمبر ۲

○ ربوہ ۸ر فروری جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے احمدیوں کو تلقین کی ہے کہ وہ متحد ہو جائیں اور شعائر اللہ کی حفاظت کی خاطر جہاد کے لئے تیار رہیں۔ ربوہ کی عبادت گاہ اقصیٰ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا احمدی ہر سطح پر جہاد کی صف اول میں ہوں گے۔

(امروز۔ ۸ر فروری)

مرزا طاہر کا یہ بیان اس کے خطرناک عزائم اور ناپاک ارادوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ شعائر اللہ اور جہاد و اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے اس نے مسلمانوں کا منہ چڑانے کی کوشش کی ہے۔

○ ۲۹ر جنوری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک مرکزی مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہیں ہوں گے تحریک جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر اپنے مطالبات کو دہراتے ہوئے کہا کہ حکومت تحریک ختم نبوت کے مطالبات حل کرنے میں لیت و لعل سے کام لے کر مسئلہ کو دبانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ مجلس عمل کے رہنماؤں نے تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ۱۷ر فروری کو سیالکوٹ میں "یوم مطالبات" کے پروگرام کو بھرپور کامیاب کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔

○ ۱۷ر فروری ۱۹۸۴ء کو سیالکوٹ میں عظیم الشان احتجاجی جلسہ اور کامیاب ہڑتال ہوئی۔ جلسہ میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں قاری سعید الرحمٰن تنویر آزاد جموں و کشمیر۔ مولانا محمد عبد اللہ خالد' مانسہرہ۔ مولانا احمد میاں حمادی' ٹنڈو آدم سندھ ۔ چوہدری محمد اسماعیل ایڈووکیٹ' لاہور۔ مولانا فتح محمد' نائب امیر جماعت اسلامی۔ مولانا زاہد الراشدی' مولانا محمد ضیاء القاسمی' ملک محمد اکبر ساقی' بارک اللہ ایڈووکیٹ' خاقان بابر' مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور چنیوٹی' مولانا امداد الحسن نعمانی نے خطاب فرمایا۔ حضرت امیر مرکزیہ نے اجتماع کی صدارت کی۔

○ پاکستان کے مایہ ناز سائنس دان ڈاکٹر عبد القدیر خان نے ایک اہم انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل پرائز مخصوص نظریات کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ وہ ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل پرائز ملے۔ آخر کار آئن سٹائن (یہودی) کے صد سالہ یوم وفات پر انہیں ان کا مطلوبہ انعام دیا گیا۔

○ مورخہ ۱۹ر فروری آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس دفتر مجلس لاہور حضرت امیر مرکزیہ مد ظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں نے شرکت کی۔ جس میں ۱۷ر فروری کے اجتماع کی کامیابی پر خداوند قدوس کا شکر ادا کیا گیا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان مولانا تاج محمود کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحوم کی ترقی درجات کی دعا کی گئی

○ مورخہ ۲۲ر فروری کو دفتر لولاک فیصل آباد میں سیالکوٹ کانفرنس میں شرکت کرنے والے حضرات سرفروشان ختم نبوت کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا نے استقبالیہ میں شرکت کرنے والے حضرات کا خیر مقدم کیا۔

○ بہاولپور میں رائل فیملی ربوہ کے مرزا مظفر احمد کے متوقع دورہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں حاجی سیف الرحمٰن' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' جناب غلام سرور خان نے ناکام بنا دیا۔

○ مرزائیوں نے روس سے رشتہ جوڑ لیا۔ جس کا تازہ شاہکار پروفیسر عبد السلام کے لئے گولڈ لونزوف ایوارڈ برائے ۱۹۸۳ء دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ ہر سال ایک سوویت اور دوسرے غیر ملکی کو دیا جاتا ہے۔

(جنگ کوئٹہ ۲۹ر فروری ۱۹۸۴ء)

○ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس مورخہ ۳ر مارچ کو دفتر ختم نبوت لاہور میں حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۹ر اپریل کو فیصل آباد' ۱۳ر اپریل کوئٹہ' ۱۵ر اپریل کراچی' ۱۹ر اپریل سکھر' اور ۲۷ر اپریل کو راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ اجلاس میں سیالکوٹ کانفرنس کے موقع پر طالب علم رہنماؤں کی گرفتاری کی پرزور مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبات تسلیم کرنے کی پرزور درخواست کی گئی۔

مجلس عمل کے مطالبات ایک نظر میں....

۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آئینی فیصلہ پر عملدرآمد کیا جائے۔

۲۔ فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ اور قانون بنایا جائے کہ کوئی قادیانی کلیدی اسامی پر فائز نہیں ہو سکتا۔

۳۔ قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔

۵۔ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ اور قادیانیوں کو غیر مسلم لکھا جائے۔

بہاولپور میں مجلس عمل کا قیام

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی سیف الرحمان کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے نمائندوں کا اجلاس دفتر ختم نبوت ماڈل ٹاؤن میں منعقد ہوا جس میں مقامی سطح پر مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صدر۔ مولانا غلام مصطفیٰ ناظم اعلیٰ دار العلوم مدنیہ' جنرل سیکرٹری مولانا عبد الحکیم لاہوری' رابطہ سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ایڈھاک کمیٹی۔ مولانا محمد یوسف' حاجی سیف الرحمان' محمد عبد اللہ قریشی ایڈووکیٹ' حاجی اسلوب احمد خان جماعت اسلامی' مفتی عبد الحق جمعیت اہل حدیث' سیٹھ شجاع احمد' شیخ محمد اقبال مرکزی انجمن تاجران' ڈاکٹر اعجاز احمد نسیم' مجید گل' امجد قریشی' سراج بدر جماعت اہل سنت' محمد نواز ناجی' محمد یاسین قریشی جمعیت علماء اسلام۔ مقامی مجلس عمل نے مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کی بھرپور تائید کی اور ہر قسم کی قربانی اور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

○ مرکزی مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ اگر ۳۰ر اپریل تک مطالبات منظور نہ کئے گئے تو کلمہ حق سے ملک بھر میں اسی طرح قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو مسمار کر دیا جائے گا جس طرح رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمان کہلانے والے منافقین کی مسجد ضرار کو مسمار کر کے نذر آتش کر دیا تھا۔

○ مرزائیوں نے ربوہ سے "اک حرف ناصحانہ" کے نام سے اشتعال انگیز پمفلٹ چھپوا کر پورے ملک میں تقسیم کیا جس میں اور غلیظ باتوں کے علاوہ مرزا غلام قادیانی کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل قرار دیا۔

اس کتابچہ کی تقسیم سے پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کی لہر دوڑ گئی۔ کئی ایک مقامات پر قادیانیوں کے خلاف پرچے درج کرکے ان کو گرفتار کیا گیا مشہور مقولہ "عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد" کے مطابق تحریک میں جان پڑ گئی۔

○ مورخہ ۹ر اپریل کو کارخانہ بازار فیصل آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جو ۹ بجے سے لے کر رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس میں ایک محتاط اندازہ کے مطابق ڈیڑھ لاکھ فدایان ختم نبوت نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت الامیر مدظلہم نے فرمائی۔ تلاوت ڈاکٹر قاری صولت نواز نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا عبد الشکور دین پوری' علی غضنفر کراروی' حافظ عبد القادر روپڑی' مولانا محمد اشرف ہمدانی' مولانا سید امیر حسین گیلانی صاحبزادہ طارق محمود' مولانا علاؤ الدین ڈیرہ اسماعیل خان' مولانا محمد عبد اللہ خطیب اسلام آباد' مولانا اللہ وسایا' اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ جبکہ مرزا غلام نبی جانباز' حافظ محمد شریف معجز آبادی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

علماء کرام نے اپنے خطاب میں حکومت کو الٹی میٹم دیا کہ ۳۰ر اپریل تک ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو یکم مئی سے پورے ملک میں مرزائیوں کی عبادت گاہوں کو مسمار کردیا جائے گا۔ اور مرکزی مجلس عمل کے مطالبات پر مشتمل کئی ایک قراردادیں منظور کی گئیں۔

○ احمد پور شرقیہ میں بار ایسوسی ایشن نے مرزائیوں کو بار کی رکنیت سے خارج کردیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے احمد پور بار ایسوسی ایشن کے صدر اور اراکین سے ملاقات کرکے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اور ان کے اس اقدام کو قابل تقلید نمونہ قرار دیا۔ اور ڈیرہ نواب ڈگری کالج کے سینکڑوں طلباء نے "اک حرف ناصحانہ" کی تقسیم پر زبردست جلوس نکالا۔ جو مختلف شاہراہوں سے گزرتا ہوا کچہری آکر پر امن منتشر ہوگیا۔

○ مورخہ ۱۶ر۱۷ر اپریل کو حق نواز پارک ڈیرہ اسماعیل خان میں "مجلس تحفظ حقوق اہل سنت" کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت و سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے مبلغین کے علاوہ مولانا صاحبزادہ فضل الرحمان' جاوید ابراہیم پراچہ' مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے خطاب کیا۔

مقررین نے مرکزی مجلس عمل کے مطالبات کی بھرپور تائید کی۔

○ مورخہ ۱۸ر اپریل کو کلی مروت ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور اس سے قبل گوجرہ میں بھی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔

○ ختم نبوت کانفرنس اور تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مولانا محمد ضیاء القاسمی' مولانا نعیم آسی' قاری قیام الدین چنڈ وادن خاں کو گرفتار کرلیا گیا۔

○ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے وفاقی مجلس شوریٰ کے اراکین کے نام ایک خط تحریر کیا جسے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے اپنے خرچ پر طبع کرا کر تقسیم کیا۔ اس خط میں مرکزی مجلس عمل کے مطالبات درج تھے۔ اور دھمکی دی گئی کہ اگر ۳۰ر اپریل تک مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو مجلس عمل راست اقدام کا فیصلہ کرے گی۔ جس کا پہلا مرحلہ قادیانیوں کی دجل و فریب کی عبادت گاہوں کو گرانا ہوگا۔

○ مرکزی مجلس عمل کے زیر اہتمام دوسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ میں مورخہ ۱۶ر اپریل کو منعقد ہوئی۔ جو تمام مکاتب فکر کے اتحاد کا روح پرور نظارہ تھی۔ جس سے مفتی مختار احمد نعیمی' مولانا محمد یعقوب سروری' مولانا سید عبد المجید ندیم' ملک محمد اکبر ساقی' مولانا محمد لقمان علی پوری' مولانا جمال اللہ الحسینی' خان محمد زمان خان اچکزئی' پیر سید عبد الحکیم شاہ' حافظ حسین احمد اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا اور اپنے مطالبات شدت کے ساتھ پیش کئے۔ اور بلوچستان کے عوام کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا۔

○ ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء مجلس عمل کی تحریک زوروں پر ہے پورے ملک سے مطالبات پہنچ رہے ہیں۔ ۲۷ر اپریل پنڈی کانفرنس میں شرکت کے لئے مسلمانان پاکستان کے قافلے تمام تر رکاوٹوں کے باوجود ۲۶ر اپریل کو پہنچنے شروع ہوگئے۔ ۲۶ر اپریل کی شام کو مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس مجلس عمل کے مرکزی صدر مولانا خان محمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا زاہد الراشدی نے تجویز پیش کی کہ اگر حکومت مطالبات کی وضاحت کے لئے "مجلس عمل" کے رہنماؤں کو مذاکرات کی دعوت دے تو صدر مرکزیہ کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنی صوابدید پر جو وفد چاہیں مرتب کریں۔ جسے ہاؤس نے بالاتفاق منظور کرلیا۔ وفاقی وزیر اطلاعات راجہ محمد ظفر الحق' مولانا محمد عبد اللہ خطیب مرکزی مسجد کی مساعی سے حکومت نے مذاکرات کی دعوت دی۔ جو منظور کرلی گئی۔ چنانچہ حضرت امیر مرکزیہ کی قیادت میں وفد جو سات افراد پر مشتمل تھا صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کو ۲۶ر اپریل کی شام کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملا۔ وفد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا مفتی الرحمان' ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری' حافظ عبد القادر روپڑی (اہل حدیث) قاضی اسرار الحق (بریلوی) مولانا محمد عبد اللہ اسلام آباد شامل تھے۔

وفد نے صدر مملکت سے بغیر کسی لگی لپٹی کہہ دیا کہ کراچی سے خیبر تک مسلمانوں کے کرب و اضطراب اور مظلومیت' قادیانیوں کے ظلم و ستم' قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بے حسی اور سرد مہری کا شکوہ کیا۔ اور بتلایا کہ مولانا محمد ضیاء القاسمی سمیت مجلس عمل کے کئی رہنماؤں کو پولیس نے بلا وجہ گرفتار کرکے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

صدر مملکت نے تمام گرفتار شدگان کی رہائی اور مقدمات کی واپسی کا وعدہ فرمایا اور آئین پاکستان میں ترمیم پر مشتمل آرڈی ننس پڑھ کر سنایا۔

اس تاریخی آرڈی ننس کے بعد دیوان صدر میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کی گئی۔

مولانا محمد عبد اللہ خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد نے صدر سے استدعا کی کہ یہ قلم ایک تاریخی حیثیت اختیار کرگیا ہے لہٰذا مجھے دیا جائے وہ صدر نے مولانا محمد عبد اللہ کو دے دیا۔

جمعیت اہل حدیث کے رہنما حافظ عبد القادر روپڑی نے فرط عقیدت سے صدر مملکت کے ہاتھ چوم لئے۔ صدر نے کہا کہ خود کو اس اظہار عقیدت کے اہل تصور نہیں کرتے۔

صدارتی آرڈی ننس امتناع قادیانیت:

صدر مملکت نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے آئین پاکستان کے دفعہ ۲۹۸ ب میں ترمیم کی۔ جس میں کہا گیا کہ کوئی قادیانی یا لاہوری۔۔۔

الف۔ جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی یا خلیفہ کے علاوہ کسی کو امیر المومنین' خلیفتہ المسلمین' صحابی یا رضی اللہ عنہ کہتا ہے یا اس نام سے مخاطب کرتا ہے۔

ب۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی عورت کو ام المومنین کہتا ہے یا مخاطب کرتا ہے۔

ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے علاوہ کسی اور شخص کو اہل بیت کہتا ہے یا مخاطب کرتا ہے۔

د۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام دیتا ہے یا کہتا ہے اسے تین سال تک سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ جو اپنے کو احمدی کہتے ہیں۔۔۔۔ کا کوئی شخص لفظوں کے ذریعہ بول کر یا لکھ کر اپنے عقیدے میں اختیار کئے گئے عبادت کی خاطر بلانے کے طریقہ کو اذان کہے گا یا مسلمانوں کی طرح اذان دے گا تو سے تین سال قید کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

مجلس عمل کے اجلاس میں مرکزی عہدیداروں کا انتخاب

مجلس عمل میں شامل مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں' اجلاس مولانا ضیاء القاسمی کی رہائش گاہ پر فیصل آباد میں منعقد ہوا جس میں مرکزی مجلس عمل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ باقی صفحہ ۲۴ پر

آیت کریمہ ومبشراً برسول یاتی من بعدی

اسمہ احمد کا مصداق کون؟

مرزائی اعتراض اور اس کا جواب

ازقلم: محمد حنیف ندیم

قادیانی جماعت نے ہفت روزہ "ختم نبوت" انٹرنیشنل کے لئے ایک باقاعدہ شعبہ قائم کردیا ہے جس کا مقصد ہفت روزہ میں شائع ہونے والے مضامین اور اداریے پر تنقید کرنا ہے۔ ایک قادیانی تو باقاعدہ وقف ہے جو ہر دوسرے روز ایک دو خط بھیجتا رہتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے ایک مرتبہ لکھا تھا کہ ہمیں قادیانی جو سوال بھیجیں گے ہم ان کا جواب دیں گے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ وہ اپنا نام اور پتہ نہ لکھیں اصول اور قاعدے کے مطابق جو خط بھی وہ بھیجیں اس پر ان کا نام اور پتہ ہونا ضروری ہے بلکہ شناختی کارڈ کی فوٹو اسٹیٹ بھی بھیجیں تاکہ ہمیں یہ معلوم ہوسکے کہ واقعی یہ خط اسی کا بھیجا ہوا ہے۔

ممکن ہے وہ اس وجہ سے اپنا نام اور پتہ نہ لکھتے ہوں کہ کہیں ان کے خلاف ہم قانونی کارروائی کرکے گرفتار نہ کرادیں۔ انہیں یہ بات معلوم ہونی چاہئی کہ ہمیں مریض سے نفرت نہیں مرض سے نفرت ہے ہمارا مقصد ان کے ارتدادی مرض کا علاج ہے۔ اگر ہمارے علاج سے ان کو اس جنمی بیماری سے نجات مل جائے تو یہ ان کا بھی فائدہ ہے اور ہمارے لئے بھی نیکی اور سعادت کا باعث ہے۔ ہم خط لکھنے والوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اپنے نام اور پتے کے ساتھ خط لکھیں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔ اس وقت میرے پیش نظر ایک مراسلہ ہے جس میں مراسلہ نگار نے قرآن کریم کی وہ آیت کریمہ جس میں حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت کا ذکر ہے مرزا قادیانی پر چسپاں کی ہے جو نبی کریم کی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ، تمام مفسرین امت کی آراء، حتی کہ خود مرزا قادیانی

تمام انبیاء کرام حضور خاتم الانبیاء کی آمد کا مژدہ سناتے آئے

کی تحریرات کے خلاف ہے۔ ذیل میں اسی مسئلہ پر اظہار خیال کیا ہے اور مرزائی مراسلہ نگار نے جو دلائل دیئے ہیں ان کا جواب دیا ہے۔ ذیل میں ہم اسے سوال وجواب کے انداز میں پیش کرتے ہیں....

مرزائی کا سوال: اور جب عیسی ابن مریم نے کہا "اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں جو تصدیق کرتا ہوں اس کی جو میرے سامنے ہے یعنی تورات اور بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ ان آیات میں حضرت عیسی علیہ السلام نے احمد رسول اللہ کی بشارت دی ہے اور صرف اس کا نام بتانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کی بعض ضروری علامات بھی بیان فرمادی ہیں۔ اس پیشن گوئی کے حقیقی مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود.... (یعنی مرزا قادیانی) ہیں۔

جواب: مرزائی نے جو سوال کیا ہے اس میں پوری آیت کا ترجمہ نہیں لکھا، اسی لئے نہیں لکھا کہ پوری آیت کا ترجمہ لکھنے سے یہ بات واضح ہوجاتی کہ اس کا حقیقی مصداق حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ جس کی تخصیص ووضاحت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں فرمادی ہے۔ چودہ سو سال کے تمام مفسرین اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ اس بشارت کا مصداق آپؐ کی ذات گرامی ہے۔ چنانچہ اس بشارت کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے اس طرح ہوتی ہے....

"میرے لئے نام ہیں میں محمدؐ ہوں، میں احمدؐ ہوں، اور میں ماحی ہوں مٹادے گا اللہ میرے ساتھ کفر کو اور میں حاشرؐ ہوں کہ اٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر اور میں عاقبؐ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ”اسمہ احمد“ کا مصداق سوائے آنحضرتؐ کے اور کوئی نہیں

(ترمذی شریف حضرت جبیر بن مطعم کی روایت)

اس حدیث مبارکہ میں آپؐ نے آخری ناموں کی تو وضاحت فرمائی لیکن شروع کے دو ناموں یعنی ”محمد“ اور ”احمد“ کی وضاحت نہیں فرمائی اس لئے کہ یہ آپؐ کے ذاتی اسمائے مبارکہ ہیں اور دوسرے اسمائے مبارکہ صفاتی ہیں۔ ایک اور حدیث پاک میں آپؐ نے فرمایا....

”اور اب خبر دوں ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ (یعنی آپؐ) دعا حضرت ابراہیم کی ہے اور بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے“۔

یہ روایت مرفوع ہے جو مشکوٰۃ شریف مترجم میں فضائل سید المرسلین کے ضمن میں درج ہے۔ قرآن مجید کے پہلے پارہ سورہ بقرہ کے پندرھویں رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا گیا ہے:

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایتک ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ○

ترجمہ:۔ اے پروردگار ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں کا کہ پڑھے تیری آیتیں اور سکھلاوے ان کو کتاب اور تہ کی باتیں اور پاک کرے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا“۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں....

”یہ دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام دونوں نے مانگی کہ ہماری جماعت میں ایک جماعت فرمانبردار اپنی پیدا کر اور ایک رسول ان میں بھیج جو ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ایسا نبی جو ان دونوں کی اولاد میں ہو بجز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نہیں آیا۔ اس کی وجہ سے یہود کے گذشتہ خیال کا پورا رد ہو گیا۔ علم کتاب سے مراد معانی و مطالب ضروریہ ہیں جو عبارت سے واضح ہوتے ہیں اور حکمت سے مراد اسرار مخفیہ اور رموز لطیفہ ہیں“۔

جہاں اس دعائے مبارکہ کا ذکر ہے اس سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کا ذکر ہے جیسا کہ فرمایا....

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل الخ

پس معلوم ہوا کہ اس ابراہیمی اور اسمعیلی دعاء میں جس رسول کی دعا انہوں نے اپنے رب سے مانگی وہ رسول اور نبی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے جہاں تک بشارت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے تو وہ سورہ صف میں مذکور ہے۔ مراسلہ نگار قادیانی نے تو ادھوری آیت کا ترجمہ کر کے اس بشارت کو مرزا قادیانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے ہم پوری آیت، اس کا ترجمہ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی تفسیر درج کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا....

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین ○

ترجمہ:۔ اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے... اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام ہے احمد۔ پھر جب آیا ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر کہنے لگے یہ جادو ہے صریح۔

قادیانی مراسلہ نگار نے آیت کا ”اسمہ احمد“ کے بعد والا حصہ ہضم کر لیا کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے کہ وہ احمد نبی آیا اور کھلی نشانیوں اور معجزات کے ساتھ آیا تو انہیں جادوگر اور ساحر کا خطاب دیا گیا۔ مرزا قادیانی کو دجال تو کہا ہے ساحر کسی نے نہیں کہا۔ بہرحال اس آیت کی تفسیر حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ یوں فرماتے ہیں:

۱۔ یعنی اصل تورات کے من اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کے احکام و اخبار پر یقین رکھتا ہوں اور جو کچھ میری تعلیم ہے فی الحقیقت ان ہی اصول کے ماتحت ہے جو تورات میں بتلائے گئے تھے“۔

۲۔ یعنی پچھلے کی تصدیق کرتا ہوں اور اگلے کی بشارت سناتا ہوں۔ یوں تو دوسرے انبیاء سابقین بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مژدہ برابر سناتے آئے ہیں لیکن جس صراحت و وضاحت اور اہتمام کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کی آمد کی خوشخبری دی وہ کسی اور سے منقول نہیں۔ شاید قرب عہد (زمانہ) کی بناء پر یہ خصوصیت ان کے حصے میں آئی ہو گی کیونکہ ان کے بعد نبی آخر الزمان کے سوا کوئی دوسرا نبی آنے والا نہ تھا۔ یہ سچ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی مجرمانہ غفلت اور معتدانہ دستبرد نے آج دنیا کے ہاتھوں میں اصل تورات و انجیل وغیرہ کا کوئی صحیح نسخہ باقی نہیں چھوڑا جس سے ہم کو ٹھیک پتہ لگ سکتا کہ انبیاء سابقین خصوصاً حضرت مسیح علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کن الفاظ اور کس عنوان سے بشارت دی تھی اور اسی لئے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ قرآن کریم کے صاف و صریح بیان کو اس تحریف شدہ بائبل میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے جھٹلانے لگے تاہم یہ بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ سمجھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے محرفین کو اس قدر قدرت نہیں دی کہ وہ اس کے آخری پیغمبر کے متعلق تمام پیشگوئیوں کو بالکلیہ محو کر دیں کہ ان کا کچھ نشان باقی نہ رہے موجودہ بائبل میں بھی بیسیوں مواضع ہیں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر قریب تصریح کے موجود ہے اور عقل و انصاف والوں کے لئے اس میں تاویل اور انکار کی قطعاً گنجائش نہیں اور انجیل یوحنا میں تو فارقلیط (یا پیرکلوطوس) والی بشارت اتنی صاف ہے کہ اس کا بے تکلف مطلب بجز احمد (بمعنی محمود و ستودہ) کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ بعض علماء اہل کتاب کو بھی ناگزیر اس کا اعتراف یا نیم اقرار کرنا پڑا ہے کہ اس پیشین گوئی کا انطباق پوری طرح نہ روح القدس پر اور نہ بجز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور پر ہو سکتا ہے۔ علماء اسلام نے بحمد اللہ بشارات پر مستقل کتابیں لکھی ہیں اور تفسیر حقانی کے مولف فاضل نے ”فارقلیط“ والی بشارت اور تحریف بائبل پر سورہ صف کی تفسیر میں نہایت مشبع بحث کی ہے۔ اللہ جزاء خیر دے۔

دعائے ابراہیمی اور بشارت عیسیٰ علیہما السلام کے مفہوم کو مولانا حالی نے اس شعر میں واضح کیا ہے۔

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیلؑ اور نوید مسیحا

مرزائی سوال: ان آیات (یعنی گذشتہ آیت) کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ....

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلام یعنی اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے (الہام کا جھوٹا دعویٰ کرے اور وہ بلایا جائے گا اسلام کی طرف۔ اس آیت میں یہ بتایا کہ جب احمد رسول اللہ آئے گا تو لوگ اس کی مخالفت کریں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر احمد رسول اللہ (نعوذ باللہ) فی الواقع خدا کی طرف سے نہیں تو اندریں صورت وہ مفتری علی اللہ ٹھہرتا ہے اور مفتری علی اللہ سے بڑھ کر اور کوئی ظالم نہیں ہو سکتا اور جو ظالم ہو اس کے متعلق خدا کا قانون ہے کہ....

انہ لا یفلح الظلمون (انعام) کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے نیز **ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون** (سورہ نحل) کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہیں اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے

باقی آئندہ

شناختی کارڈ

غیر مسلموں کے مطالبے کا نہ کوئی حقیقی جواز ہے اور نہ منطقی دلیل

تحریر: منصور العزیز

اگر کسی کو اپنا مذہب پسند نہیں تو اسے اپنا مذہب چھوڑ دینا چاہیے

مذہب اور دین انسان کا عقیدہ ہی نہیں بلکہ فلسفہ حیات بھی ہے۔ یہ ایک ایسا شاکلہ ہے جس کے ارد گرد انسان کا طرز عمل، زندگی کی تخلیقی، تحریکی و تحقیقی عناصر گھومتے ہیں۔ ایک ایسا مدار ہے جو فلسفہ، تاریخ، نظریہ شعر، ادب اور فنون لطیفہ تک کو اپنے محور میں رکھے ہوئے ہے۔ انسان کی ہمہ پہلو شخصیت کے خدوخال اس کے مذہب ہی کے آئینے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ آدمی کی شناخت ہے، پہچان ہے اور اس کا عنوان حیات ہے۔ اگر آدمی کے پاس یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے انسان اپنی متاع حیات بلکہ خود حیات مستعار کو بھی اس کے لئے قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ وہ اپنے عقیدے کو چھپانا، اس عقیدہ سے کفر کے مترادف سمجھتا ہے اور اس کے اظہار پر فخر کرتا ہے۔ وہ متاع قلب و روح کو اس راہ میں لٹاکر تسکین و تسلی کا سامان پیدا کرتا ہے اور اس راہ پر چلنا اس کے لئے ذوق پرور نیز نشاط و انبساط کا باعث ہوا کرتا ہے۔ اسی سے اس کے قلب و نظر کو زندگی اور افکار و خیالات کو پختگی عطا ہوتی ہے۔

دین زمان و مکان کی معمولی حد بندیوں سے ماورا ہوتا ہے۔ یہ قومیت، وطنیت، رنگ و نسل اور جغرافیہ کی جامد و تقلیدی حدود کے بکھیڑوں کا باغی ہوتا ہے اور خواہشات و نفسانیات کی حیلے سازیوں سے بہت بلند تر ہوتا ہے۔ مذہب ایسے تمام متذکرہ اصنام خیالی سے پاک و صاف ہوتا ہے..... مگر موجودہ دور بھی کس قدر ہولناک دور ہے کہ ذہنی افلاس و پسماندگی اور عقل و شعور و وجدان و فکر کے فقدان نے ایک نئے بت کو تراشا ہے اور وہ بت لادینیت کا بت ہے۔ آج دین کو، مذہب کو اور دھرم کو معمولی معمولی درجے کی مادی ہوس کاریوں کی بھینٹ چڑھادیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے بقول بعض لوگ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے کے درپے ہیں۔ بھلا ایسی تجارت انہیں کیا فائدہ دے سکتی ہے۔ وہ سستی شہرت، ادنیٰ درجے کے سیاسی مقاصد، پست درجہ کی منفعت طلبی اور نہایت رذیل قسم کی سازشوں کو مذہب پر مقدم رکھ لیتے ہیں۔ اپنے دین کی یہ بے قدری کب ماضی میں ہوتے دیکھی گئی تھی۔ اس قدر جامد زندگی کا ہولناک تصور کب کسی قوم کا وطیرہ رہا تھا۔

انسان تو اپنے دین، دھرم اور مذہب پر مٹ جانے کے لئے مرتے مرتے جی اٹھتے تھے اور یہ کیا کہ اب لوگ اسے اپنی زندگی کا ناروا بوجھ سمجھ رہے ہیں۔

ایسا گروہ تو اس سرزمین کا بدترین گروہ ہے جو اپنے عقائد کے متعلق، اپنے مذہب کے متعلق اور اپنے دھرم کے متعلق واضح اعلان کی جرأت ہی نہ رکھتا ہو۔ قرآن مجید تو مومنین کو اپنے دین کے حوالے سے علی الاعلان اپنی شناخت کا حکم دیتا ہے۔ وہ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے:

کہئے کہ اے کافرو! تم جس کی بندگی پر عمل پیرا ہو میں ان کی بندگی نہیں کرسکتا اور نہ ہی تم اس کی بندگی کرتے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ ہی مجھے اسے پوجنا ہے جس کی میں پوجا کر رہا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا طرز حیات ہے اور میرے لئے میرا طرز حیات"۔ (الکافرون)

یہاں قرآن مجید "قل" کا لفظ کہتے ہوئے دو مختلف اور علیحدہ معاشروں کی الگ الگ شناخت اور تشخص کے اظہار کا حکم دیتا ہے۔۔ اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ کفار کو اعلان کردیا جائے کہ تمہاری راہ وہ اور ہماری راہ یہ ہے۔ اس اعتبار سے ہر مسلمان پر اپنے مذہب کا اظہار فرض بن جاتا ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے بغیر نہ ایمان مکمل ہوسکتا ہے اور نہ اسلام۔ پاکستان میں جب مسلمان اپنی پہچان بطور مسلمان کروانے پر زور دے رہے ہیں تو درحقیقت وہ اسلام کے اس حکم کی پابندی کرتے ہوئے ایسا اصرار کرنے میں حق بجانب ہیں اور مذہبی آزادی کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ اس ملک کا ہر مسلمان اپنے دین و مذہب کی شناخت ہر اس جگہ پر کروائے جہاں اس کی ذات کی شناخت ہو رہی ہو۔ پاکستان اسی علیحدہ دینی و مذہبی قومیت کی بنیاد پر تو حاصل کیا گیا تھا۔ "دو قومی نظریہ" اگر تحریک پاکستان کا مرکزی نقطہ نہ رہے تو پھر متحدہ ہندوستان کے حق میں دیئے جانے والے دلائل انسانی بنیادوں پر اتنے بودے بھی نہیں تھے۔ تحریک پاکستان کے دوران یہی تو نعرہ تھا کہ دونوں قومیتیں (ہندو اور مسلمان) اپنا علیحدہ علیحدہ قومی تشخص رکھتی ہیں۔ مسلمانوں کا تہذیبی و تمدنی اسٹرکچر دوسروں سے بالکل مختلف اور الگ ہے۔ قائد محترم کی ساری جدوجہد سے اگر جداگانہ قومیت" کا نعرہ نکال دیا جائے تو اس جدوجہد کا کوئی جواز ہی نہیں رہتا۔ قائد مرحوم تو اسی بات پر مصر تھے کہ برصغیر کے مسلمان غیر مسلموں سے الگ ایک مستقل بالذات قوم ہیں جو اپنے خاص فلسفہ حیات کے حامل ہیں۔ اس فکری بنیاد پر زندگی کے عملی حوالوں سے تعمیر کی گئی عمارت کے بغیر مسلمان زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسی موومنٹ کے نتیجے میں جداگانہ انتخابات ہوئے اور مسلم لیگ نے مسلمان قومیت کی تمام مخصوص نشستیں جیت کر بتادیا کہ مسلمان واقعی دوسروں کی نسبت اپنے الگ تشخص کی ضرورت اس سے بھی زیادہ محسوس کرتے ہیں جتنی وہ اپنی زندگی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

پاکستان کے وجود میں آجانے کے بعد ایک ایسا گروہ بھی وجود میں آگیا جو اس وقت سے اب تک نفاق کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ وہ پاکستان کے اس اسلامی تشخص کو ملیامیٹ کردینے کے درپے ہے اور اسے ایک نظریاتی مملکت کے بجائے ایک سیکولر اسٹیٹ بنانے کے لئے از سرتا پا جدوجہد بنا ہوا ہے۔ وہ اس کے لئے کوئی موقع ہاتھ سے نہیں گنوانا چاہتا۔ وہ پاکستان اور نظریہ پاکستان کی نفی کرتے ہوئے پاکستان میں بھارت کا کھیل کھیل رہا ہے۔ اس گروہ سے وابستہ لوگ غیر مسلم طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور خلاف اسلام محاذ پر مسلمان ہونے کا روپ دھار کر اسلام ہی کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ آج ان کی یہی آرزو ہے کہ پاکستان اپنی نظری بنیادوں پر کوئی عمارت نہ تعمیر کرسکے۔ اس لئے وہ ملک کے فکری و عملی محاذ کو کمزور کردینا چاہتے ہیں۔ وہ ہر بدعملی کی قیادت کرتے ہیں اور ہر اسلام دشمن کاز کی آواز بن جاتے ہیں۔ اس ملک کو اندرونی طور پر کھوکھلا کرنے کی ان کی خواہش نے انہیں ہندوؤں، مسیحیوں، مرزائیوں اور دیگر غیر مسلم و پاکستان دشمن قوتوں کا رفیق کار بنا رکھا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث کسی شخص کو بے سہارا چھوڑا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بعض ہندو پاکستانیوں کی پاکستان دشمنی، مرزائیوں کی اسلام سے عداوت اور خلاف اسلام مسیحی سازشوں میں ہمیشہ ان کے ہم پیالہ رہے ہیں۔

پاکستان کے غیور مسلمانوں نے جب شناختی کارڈ پر مذہب کی شناخت کا مطالبہ کیا اور موجودہ حکومت نے جب اسے تسلیم کرلیا تو غیر مسلم اقوام نے اس کے خلاف احتجاج شروع کردیا۔ غیر مسلم قومیتوں کے اس احتجاج کی بظاہر کوئی دلیل ان کے پاس بھی نہیں تھی۔ وہ اگر کسی ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس کے اظہار پر انہیں شرمندگی یا ندامت کا احساس ہے تو انہیں ایسا مذہب چھوڑ کر وہ مذہب اپنانا چاہئے جس کا وہ کھلے عام اظہار کرسکیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ مذہب کوئی چھپانے کی چیز تو نہیں ہے۔ انسان جو بھی مذہب اختیار کرتا ہے وہ اس کی حقانیت پر اعتماد کرتے ہوئے ہی اختیار کرتا ہے اور اس پر اسے فخر بھی ہوتا ہے۔ اگر فی الحقیقت ایسا نہیں تو پھر وہ شناختی کارڈ پر اپنے مذہب

کے اظہار سے کیوں کتراتے ہیں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ ان کا یہ نعرہ سراسر ایک ایسا سیاسی کارڈ ہے جو کسی اور کا دیا ہوا ہے' اور جسے وہ موجودہ حکومت کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ اس سے غیر مسلم دوسرے درجہ کے شہری بن جائیں گے۔ حالانکہ مذہبی شناخت کا اس کے ساتھ کیا تعلق کہ وہ اس سے قبل کس درجے میں تھے ور شناخت کے بعد کس درجے میں رہیں گے۔ کیا اس کا مطلب یہ لے لیا جائے کہ وہ اب تک منافقانہ زندگی گزارتے رہے ہیں۔ اپنے دین اور دھرم کو صرف اس لئے چھپاتے رہے ہیں کہ ہم مسلمان سمجھ لئے جائیں؟ کیا اب وہ غیر مسلم تصور ہوں گے تو وہ عزت چھن جائے گی جو ان کو مسلمان سمجھے جانے سے مل رہی تھی۔ کیا ان کا دین انہیں ایسی بے غیرتی و بے حمیتی کی اجازت دیتا ہے؟

دوسری اور اہم تر بات یہ ہے کہ اب تک ۱۴ سو سال میں اسلام کا ذمیوں کے ساتھ کیا برتاؤ رہا ہے۔ کیا پاکستان کے مسلمانوں نے یہاں کے ہندوؤں کے ساتھ وہ سلوک کبھی کیا جو ہندو بھارت کے مسلمانوں کے ساتھ یا جموں کشمیر کے جبری زیر تسلط مسلم علاقوں میں روا رکھے ہوئے ہیں' جو عیسائی بوسنیا میں اور یہودی فلسطین میں کر رہے ہیں؟ اگر پاکستان اور اسلام کی سابقہ تاریخ ایسی نہیں رہی اور یقیناً" نہیں ہے تو پھر یہ دوسرے درجے اور پہلے درجے کا تعلق شناخت سے کیسا ہے؟ ظاہر ہے کہ غیر مسلم پاکستانیوں کے مذہبی شناخت نہ کروانے کے اس مطالبہ کا نہ تو کوئی حقیقی جواز ہے اور نہ ہی کوئی منطقی دلیل۔ اس بالکل بے دلیل سی بات پر پی ڈی اے اور بعض۔ بزعم خود ترقی پسندوں" کے غیر مسلموں کے ساتھ اشتراک کا مطلب سوائے نظریہ پاکستان اور اسلام سے دشمنی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ وہ پاکستان کو ایک اسلامی ریاست کے طور پر دیکھنا گوارا نہیں کرتے تو انہیں کسی سیکولر اسٹیٹ میں جانے سے کون روکتا ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں نے اپنے "دو قومی نظریہ" کے دفاع کے لئے جتنی قربانیاں پہلے دی تھیں آج اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں اور "تحریک نفاذ اسلام" کے دوران یہ بات انہوں نے عملاً" ثابت بھی کر دکھائی ہے۔

حکومت پاکستان کا فرض عین ہے کہ وہ اسلامیان پاکستان کے اس مطالبہ کو فی الفور عملی جامہ پہنائے اور اعلان مذہب کی آزادی اور شناخت مذہب و ملت کی راہ کی ہر رکاوٹ کی پرواہ کئے بغیر اس پر عملدرآمد کرے۔ جبکہ غیر مسلم ہونے کی شناخت پر چیں بہ جبیں ہونے کے بجائے اسے بلا خوف و خطر خوش دلی سے قبول کر کے اپنی مذہبی حمیت کا ثبوت دیں۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ اور قیامت تک غالب رہے گی۔

اخبار ختم نبوت

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

گیارہ قادیانیوں کی قادیانیت سے توبہ اور قبول اسلام

گزشتہ دنوں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے ایک شمارے میں بھارت کے دس افراد کی قادیانیت سے توبہ کا اعلان شائع ہوا اب ان کے قبول اسلام کی تفصیلات ہفت روزہ الجمعیتہ نئی دہلی کے ذریعے موصول ہوئی ہیں واقعات کے مطابق کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند نے اپنے پروگراموں کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں ملک کے مختلف مکاتب فکر کے علاوہ کرام و ذمہ داران سے مسلسل رابطہ رکھا ہوا ہے جو اپنے علاقوں میں قادیانی فتنہ کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھتے ہیں اور اس کے تعاقب میں قابل قدر خدمات انجام دیتے رہتے ہیں پچھلے دنوں اس سلسلہ ایک رپورٹ بصورت مطبوعہ پوسٹر موصول ہوئی جس میں چند قادیانیوں کے قبول اسلام کی تفصیل درج تھی۔ جناب حضرت مولانا محمد یوسف امروہی زید مجد ہم ایک نوجوان عالم اور جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ کے مایہ ناز استاد تفسیر و حدیث ہیں اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے خصوصی رفقاء کار میں سے ہیں اور رو کے قادیانیت پر ماہر اساتذہ اور مناظرین سے خصوصی تربیت حاصل کی ہے گزشتہ ماہ اپریل میں خاصی کے مقام پر منعقدہ مشہور مناظرہ میں موصوف کی قابلیت کے قیمتی جوہر سامنے آچکے ہیں موصوف ہی کی پرخلوص جدوجہد اور افہام و تفہیم کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ امروہہ کے گیارہ قادیانی مردوں اور عورتوں نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا ہے خداوند کریم جل شانہ' ان حضرت کو اسلام پر استقامت بخشے اور ان جیسے دوسرے حضرات کو بھی قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔

ا۔ ٹھیکے دار ابرار احمد صدر جمعیتہ الانصار رجسٹرڈ امروہہ' ۲۔ ممتاز احمد انصاری ولد حشمت اللہ ساکن محلہ چکلی' امروہہ' ۳۔ اہلیہ ممتاز جتولن خاتون' ۴۔ پسران شوکت علی' ۵۔ شرافت علی' ۶۔ نزاکت علی دختران' ۷۔ فاطمہ خاتون زوجہ شریف احمد ساکن مراد آباد' ۸۔ عائشہ خاتون زوجہ انوار احمد ساکن پاکستان' ۹۔ رابعہ خاتون' ۱۰۔ شازیہ خاتون' ۱۱۔ اور فوزیہ خاتون۔

ذکریوں کے مصنوعی حج کو مستقل طور پر بند کیا جائے

اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کی پریس کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی، عالمی مجلس تحفظ نبوت مکران (بلوچستان) کے امیر مولانا عبدالغفار رضا مرانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کے جوائنٹ سیکرٹری مولانا مفتی احتشام الحق صاحب آسیا آبادی، ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل بیان دیا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام ایک ہمہ گیر اور آفاقی مذہب ہے اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود اسلام نے اپنے ارد گرد ایک ایسا خوبصورت اور مضبوط حصار بھی بنا رکھا ہے کہ جس سے کسی منصف

خبروں کی اشاعت میں تاخیر

ذیل کے شمارے میں خبریں قدرے تاخیر سے شائع کی جارہی ہیں۔ اس کی وجہ کمپیوٹر کے نظام میں خرابی تھی۔ ممکن ہے بعض خبریں اشاعت سے رہ گئی ہوں۔ تاہم یہ خبریں ریکارڈ میں لانے کے لئے شائع کی جارہی ہیں۔ آئندہ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ خبروں کی اشاعت میں تاخیر نہ ہو۔

(ادارہ)

کو کبھی یہ دھوکہ نہیں ہوسکتا کہ وہ غیر اسلام کو اسلام سمجھ بیٹھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے لیا ہے چنانچہ جب بھی کسی نے کفر و الحاد کو اسلام کے نام پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اہل اسلام نے ان کوششوں کو طشت ازبام کرکے ختم کردیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے سے لے کر غلام احمد قادیانی تک کتنے جھوٹے مدعیان نبوت آئے مگر ہر جھوٹے مدعی نبوت کا مکروہ چہرہ کھل کر سامنے آگیا۔

انہیں جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک ملا محمد اٹکی ہے جو ۹۷۷ھ سے ۱۰۲۹ھ تک مکران میں اپنے دعوائے نبوت و مہدیت کو پھیلاتا رہا۔ انہوں نے نماز روزہ سمیت اسلام کے تمام ارکان کی نفی کردی۔ ختم نبوت کا انکار کردیا۔ اور اپنے نام کا الگ کلمہ لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ بنا کر دیا حج کعبۃ اللہ کا انکار اور توہین کردی کوہ مراد تربت کو مقام محمود کہہ کر اس کو بطور حج استعمال کیا جانے لگا جہاں ذکری ہر سال ۲۷ رمضان المبارک کو زیارت و حج کے نام سے جمع ہوجاتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں کھلے عام ہوٹل لگا کر کھاتے پیتے ہیں جس کی وجہ سے ذکریوں اور مسلمانوں میں ہر سال اچھا خاصا تصادم ہوجاتا ہے۔

عام طور پر ذکری مذہب والوں نے کبھی اسلام کا دعویٰ نہیں کیا ہے وہ یہی سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک الگ دین ہے اور ذکری ایک الگ مذہب ہے چنانچہ ذکری اور مسلمانوں میں جب کبھی نکاح وغیرہ کا کوئی مسئلہ پیدا ہوا ہے تو ذکریوں کو غیر مسلم شمار کرتے ہوئے مقامی سرکاری عدالتوں نے نکاح فسخ کردیا ہے خود ذکریوں کو بھی اس میں ایسی کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں البتہ اب گذشتہ ایک دو دہائیوں سے بعض مفاد پرستوں نے اپنے سیاسی اغراض کی خاطر ذکریوں کو مسلمان ظاہر کرنا شروع کردیا۔ اور جداگانہ انتخابات کی وجہ سے اس مسئلہ نے اور زیادہ سنگین نوعیت اختیار کرلی ہے اس طرح سے اب ذکریوں نے بھی ان مفاد پرستوں کی وجہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہنا شروع کردیا ہے یہاں تک کہ اپنی خالص مذہبی انجمنوں کے نام کے ساتھ بھی انہوں نے "مسلم" کا لفظ شامل کردیا اب چونکہ ذکریوں نے غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی اپنا شمار مسلمانوں میں کردیا اس سے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک مستقل جھگڑے کی صورت اختیار کرگئی ذکری جہاں ختم نبوت اور اسلام کے تمام ارکان خمسہ کے منکر ہیں وہاں انہوں نے کچھ عرصہ سے اشتعال انگیزیاں بھی شروع کردی ہیں چنانچہ ۱۹۸۴ء میں ذکریوں نے مدعوتی زامران کی ایک مسجد پر بمباری کی اب سے دو سال قبل مریم نامی ایک نومسلم خاتون کو زندہ جلادیا۔ ایک سال قبل سید محمد نامی نومسلم کو شہید کرکے اس کے ہاتھ پاؤں کان ناک وغیرہ تمام اعضا کاٹ کر اس کا مثلہ کیا۔

ان حالات میں ختم نبوت کے منکر ان غیر مسلم ذکریوں کو بغرض حج زیارت ہر سال تربت میں جمع کرنا مسلمانوں میں مزید اشتعال کا سبب بنتا ہے یہی وجہ ہے پچھلے دس سالوں سے ہر سال رمضان میں تربت میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی جاتی ہے پچھلے تین سالوں سے کبھی اعلان شدہ اور کبھی غیر اعلان شدہ کرفیو نافذ کردیا جاتا ہے جس کے نتیجے کے طور پر کئی قیمتی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں اور ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کو گرفتار کرکے ذکریوں کو حج کرایا جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہی ہے جو اب تک ہر سال سامنے آرہا ہے۔

ذکری مذہب کی حقیقت یہ ہے کہ کبھی وہ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے خوف سے اثباتی پہلو کو اختیار کرتے ہوئے کہہ بھی جاتے ہیں کہ ہم اسلام کے تمام ارکان کو مانتے ہیں۔

مگر صورت حال یہ ہے کہ وہ محمد سے اپنا محمد اٹکی مراد لیتے ہیں اور روزہ نماز سے بھی اسی قسم کا اپنا کوئی مطلب مراد لیتے ہیں ذکری مذہب جو حقیقت میں اور عملاً ذکریوں میں موجود ہے اور جو انکی قلمی اور مطبوعہ کتابوں میں موجود ہے وہ صریح کفر ہے۔ آج اگر کوئی ذکری ان عقائد و خرافات کا انکار کرتا ہے اور مسلمانوں کی طرح نماز ظہر و عصر و عشاء کی چار رکعتیں، مغرب کی تین رکعت اور فجر کی دو رکعت فرض جان کر پڑھتا ہے رمضان کے اول سے آخر تک کے تمام روزوں کو فرض سمجھ کر رکھتا ہے اور اس مثبت پہلو کو ماننے کے ساتھ ساتھ وہ منفی پہلو کو پیش نظر رکھ کر ختم نبوت کے منکر کو کافر سمجھ لے کوہ مراد کو مقام محمود کہنے والے، ذکری دین کے ماننے والے کو اور مہدی اٹکی اور دیگر اسی قسم کے منکرین ختم نبوت کو کافر سمجھ کر ان سے اپنی برأت کا اظہار اور اعلان کرتا ہے اور صحافی حضرات کو اس اعلان و اظہار کی اجازت دیتا ہے تو اس سے وہ شخص یا وہ افراد تو مسلمان شمار ہوں گے مگر اس سے ذکری مذہب تو اسلام ثابت نہیں ہوتا ہے وہ تو بہر صورت ایک کفری دین شمار ہوگا اگر ذکری ارکان اسلام کو مان نہیں سکتے ہیں تو دین میں کوئی جبر نہیں ہے مگر وہ اپنے آپ کو مسلمان شمار نہ کریں ہمارے ملک میں ہندو، سکھ، عیسائی، اور بہت سے غیر مسلم رہتے ہیں مگر چونکہ وہ اپنی نسبت اپنے مذہب کی طرف رکھتے ہیں اپنے کو مسلمان نہیں کہتے اس لئے مسلمان ان کو تبلیغ کرتے ہیں ان سے جھگڑتے نہیں ویسے بھی رات کو دن کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا اگر ذکری یا ان کے ساتھی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کافر ہوکر اسلام کے دعوے دار بنے رہیں گے اور مسلمان آرام

سے بیٹھ کر ان کو کچھ نہیں کہیں گے۔

ایں خیال است و محال است و جنون۔

۱۹۹۰ء میں ذکریوں کے حج کوہ مراد پر پابندی لگانے کا ایک دفعہ اعلان بھی ہو گیا مگر اس پر عمل درآمد نہ ہونے کے سبب حالات ہر سال خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

آپ حضرات کے توسط سے ہم مرکزی اور بلوچستان کی صوبائی حکومت تک یہ بات واضح طور پر پہنچانا چاہتے ہیں کہ حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ذکریوں کے نام نہاد سالانہ حج پر مستقل پابندی عائد کرے

ہم صحافی حضرات، علماء اور دانشوروں سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ وہ خود مکران اور سندھ کی ذکری آبادیوں میں جا کر حالات اور ان کے مذہب کا جائزہ لیں اور یہ دیکھ لیں کہ کیا کسی ذکری محلہ میں اذان ہوتی ہے۔ نماز باجماعت ہوتی ہے کسی ایک ذکری کو وہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں؟

نیز ان کے عبادت خانوں کو مسجد نہیں ذکر خانہ کہا جاتا ہے ان کی ہیئت اور رخ کے لئے بھی قبلہ رو ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے ایک ایسا مذہب جس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اس کو اسلام ظاہر کرنے کا آخر کیا جواز ہے؟

شناختی کارڈ سے مذہب کے خانہ کی واپسی کے خلاف مظاہرہ

مظاہرہ دفتر ختم نبوت سے شروع ہو کر شاہ عالمی چوک پر ختم ہوا

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے سلسلہ میں مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ سے مظاہرہ شروع ہوا جو شاہ عالمی چوک پر ختم ہوا۔ جس کی قیادت مولانا ابن مسعود ہاشمی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، شیخ بدر عالم ایڈووکیٹ، محمد طاہر رزاق، محمد اعجاز۔ نصیر اقبال نے کی۔

مقررین نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ بڑھایا گیا تو پارلیمنٹ، صدر مملکت ہاؤس، وزیراعظم ہاؤس کا محاصرہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ سے مذہب کے خانہ سے انحراف بدترین مرزائیت نوازی ہے۔

مقررین نے کہا کہ مرزائیت نوازی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی۔ نیز مقررین نے مطالبہ کیا کہ شاہ محمد غوث قادری کے مزار کے بالمقابل گلی میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کی حفاظت کی جائے۔ نیز سول و فوج سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

مظاہرے میں اعجاز بلوچ، محمد محسن، محمد یامین سمیت بیسیوں کارکن شریک ہوئے۔

خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی طلباء کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں اور صوبائی وزیر تعلیم عثمان ابراہیم سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ نصرت گرلز کالج ربوہ میں پانچ سال سے خالی پرنسپل کی سیٹ پر کسی مسلمان خاتون کو جلد پرنسپل تعینات کیا جائے تاکہ مسلمان طالبات اور مسلم لیکچرز خواتین کے مسائل حل ہو سکیں اور گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ میں قادیانی اساتذہ اور قادیانی طلبہ کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے نائب ہیڈ ماسٹر قادیانی غیر مسلم عبدالرب کا فوری تبادلہ کیا جائے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے والے قادیانی طالب علموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمات درج کر کے ان کو جیل بھیجا جائے اور قصور وار طلبہ کو اسکول اور کالج سے خارج کیا جائے۔

نوید انور نوید ایڈووکیٹ کی اہلیہ کے قتل پر اظہار تعزیت

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے گوجرانوالہ کے معروف وکیل اور مشہور سیاسی سماجی راہنما جناب نوید انور نوید ایڈووکیٹ کی اہلیہ محترمہ کے سانحہ قتل پر قلبی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ نیز نوید صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

نیز مجلس کے راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرحومہ کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے فوری انصاف کی عدالت میں کیس بھیجا جائے اور قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے نوید انور نوید سے ملاقات کی اور اس عظیم اور تشویشناک سانحہ پر دکھ کا اظہار کیا۔

ڈش انٹینا لگانے والے قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات

مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور پاکستان میں کسی بھی طریقہ سے قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے پیش نظر ڈش انٹینا کے ذریعہ مرزا طاہر احمد غیر مسلم مرتد کی جمعہ کے روز تقریر کے ذریعہ قادیانی مذہب کی تبلیغ پر ڈش انٹینا لگانے والے قادیانی ملزمان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمات درج کئے جائیں اور قادیانی ڈش انٹینا سرکاری قبضہ میں لے کر قصور وار قادیانیوں کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی لاہوری مرزائی ربوہ گروپ کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا جس پر قانون سازی نہ کی گئی اس سلسلہ میں دس سال تک تحریک چلانی پڑی پھر جنرل محمد ضیاء الحق سابق صدر مرحوم نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی میں ترمیم کر کے تین سال قید بامشقت مقرر کی گئی اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی۔ مولوی فقیر محمد نے اپنے عزم کو دہرایا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد جاری رہیگا۔

آل پارٹیز کشمیر کانفرنس

لاہور (نمائندہ خصوصی) پچھلے دنوں لاہور میں آل پارٹیز کشمیر کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر کی تمام اہم مذہبی و سیاسی تنظیموں نے شرکت کی کانفرنس کا آغاز مولانا فضل الرحمٰن کے خطاب سے ہوا جبکہ اختتام نوابزادہ نصر اللہ خان کے خطاب سے ہوا۔

کانفرنس کے انتظامات جماعت اسلامی نے کئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر خورشید احمد سینیٹر نے سرانجام دیئے۔ جبکہ پہلے اجلاس کی صدارت جناب وسیم سجاد چیئرمین سینیٹ۔ دوسرے اجلاس کی صدارت جناب گوہر ایوب اسپیکر قومی اسمبلی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت جناب قاضی حسین احمد نے کی۔ کانفرنس میں تمام جماعتوں کی طرف سے مشترکہ اعلامیہ پیش کیا گیا۔ جو اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی صاحبزادہ طارق محمود، مولانا ظفر اللہ شفیق، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

کانفرنس میں جہاد کشمیر کے سلسلہ میں اندوہناک مناظر دکھلائے گئے جس سے تمام سامعین کی چیخیں بلند ہوگئیں۔ تمام ناظرین کی آنکھیں اشک آلود تھیں۔ کانفرنس میں اب تک ہونے والے مجاہدین کے نقصانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

جو کہ مندرجہ ذیل ہے:۔

تعداد شہداء۔	۳۰۰۰۰ تا ۴۰۰۰۰
زخمی ہونے والوں کی تعداد۔	۵۵۲۴۵
بھارتی جیلوں میں پابند سلاسل کشمیری مسلمانوں کی تعداد۔	۱۵۵۳۰
جیلوں میں نامرد بنائے جانے والے مسلمانوں کی تعداد۔	۲۱۵۵۰
زندہ جلائے جانے والے مسلمانوں کی تعداد۔	۱۴۳۵ ۔
مجاہدین و متاثرین کی تعداد۔	۲۱۵۱۹
جن مسلمان خواتین کی اجتماعی آبرو ریزی کی ہوئی	۳۳۹۵
جو مسلمان خواتین اجتماعی آبرو ریزی کے نتیجے میں شہید ہوگئیں	۱۷۵

قارئین محترم!

ان اعداد و شمار سے آپ کشمیر میں بھارتی فوجوں کے ہاتھوں ڈھائے جانے والے انسانیت سوز مظالم کا ایک ہلکا سا اندازہ کر سکتے ہیں۔

قادیانی وطن دشمن سرگرمیوں

میں ملوث ہیں۔

مولانا فقیر اللہ اختر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے کہا ہے کہ قادیانی امریکی اشاروں پر وطن دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور حساس ملکی راز امریکہ کو پہنچانے کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لئے انہیں حساس اور کلیدی عہدوں سے الگ کیا جانا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے تلے عالی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جو تمام سامراجی قوتوں کو بری طرح کھٹکتی ہے اس لئے وہ اسے ختم کرنے کے درپے ہیں۔

انہوں نے کہا ہے کہ یہ حکمرانوں کی غلط فہمی ہے کہ قادیانی ملک کے خیر خواہ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فریضہ ہے اس لئے مسلمانوں کو قادیانیوں کا بائیکاٹ کر کے دینی غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

گوجرانوالہ کے ممتاز راہنما نوید انور

نوید کی اہلیہ کو قتل کر دیا گیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر پاکستان جمہوری پارٹی کے رہنما اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری نوید انور نوید کی اہلیہ غزالہ نوید کو بعض نامعلوم افراد نے دن دھاڑے قتل کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا اجلاس مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد امیر و رکن مرکزی شوریٰ کی صدارت میں ہوا جس میں اس بہیمانہ قتل کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ قاتلوں کا سراغ لگا کر انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اجلاس میں نوید انور نوید سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں حافظ محمد یوسف عثمانی، چوہدری غلام نبی، حافظ محمد ثاقب، مولانا فقیر اللہ اختر، سید محمد حسین زید اور دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔

قادیانی مربی رانا ارسال ۲۹۵ سی کے تحت گرفتار۔ ضمانت منسوخ۔

چک ۳۸ جنوبی سرگودھا عرصہ ۴۲ سال سے قادیانیوں کا گڑھ تھا۔ پاکستان بننے کے بعد یہاں قادیانی من مانی کرتے رہے۔ چک کا نمبردار بھی قادیانی تھا۔

رانا ارسال احمد قادیانی مربی بھولا ہور کا باشندہ تھا۔ اور قادیانیوں کی تبلیغ اس کے سپرد تھی چک کے نوجوان مسلمانوں کو دعوتِ مناظرہ دی۔ چک کے مسلمان دفتر ختم نبوت سرگودھا طوفانی صاحب کے پاس آئے۔ مولانا طوفانی نے نوجوانوں سے کہا کہ رانا سے تحریر لو۔ کہ مناظرہ کرنا ہے۔ لیکن رانا قادیانی نے یہ کہہ کر تحریر دینے سے انکار کر دیا کہ میرے خلاف ۲۹۸ سی کا مقدمہ ہو جائے گا۔ مولانا طوفانی نے نوجوان مسلمانوں کو ایک پمفلٹ الہامی گرگٹ دیا اور کہا کہ یہ حوالہ جات اس کو دکھاؤ کہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا جھوٹا شاطر مرزا قادیانی تھا۔

جس نے لکھا کہ :۔

میں محمد ہوں۔ ابراہیم ہوں، موسیٰ ہوں۔

وغیرہ۔

نوجوان مسلمانوں نے جب یہ حوالہ اسے دکھایا تو اس نے برملا کہا۔ کہ جو کچھ مرزا نے لکھا ہے۔ صحیح لکھا ہے۔ وہ نبی تھے اور نبی کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس نے لکھا کہ محمد ہوں۔ صحیح ہے۔ نوجوان واپس آئے اور دفتر ختم نبوت طوفانی صاحب سے رابطہ کیا۔ طوفانی صاحب نے ایک درخواست ایس پی فتح شیر بھوتیہ کو لکھی اور استدعا کی کہ مذکورہ قادیانی نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے مرزا گاما کو نہ صرف تمام انبیاء سے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکار کر حضورؐ کی توہین کی ہے۔ ایس پی فتح شیر بھوتیہ نے درخواست ڈی ایس پی علاقہ ملک محمد اکرم کے سپرد کر دی۔ جو تقریباً ایک مہینہ تحقیق کرتے رہے۔ اور گواہان کے بیانات لئے۔ پھر انکوائری کے بعد درخواست لیگل ڈی ایس پی کو بھیج دی گئی جنہوں نے لیگل ریمارکس دیئے کہ مذکورہ قادیانی کے خلاف ۲۹۵ سی کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے۔

چنانچہ ۲۶ نومبر کو پرچہ درج کیا گیا۔ مذکورہ قادیانی کو پتہ چلا تو لاہور بھاگ گیا آخر دفتر ختم نبوت حرکت میں آیا۔ اور پولیس نے مذکورہ چک ۳۸ کے نمبردار پر دباؤ ڈالا تو قادیانی مذکورہ نے ضمانت قبل از گرفتاری کرالی۔ طاہر حسین بلوچ ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا نے درخواست ضمانت مسترد کر دی اور پھر قادیانیوں نے دوسری دفعہ ضمانت کی درخواست دی۔ وہ بھی مسترد کر دی گئی قادیانی مربی رانا ارسال جیل یاترا پر ہے اب قادیانیوں نے ہائی کورٹ میں درخواست دے رکھی ہے۔

وہ چک جہاں قادیانیوں کا راج تھا۔ وہاں ایک اچھی خاصی جماعت نوجوان مسلمانوں کی شبان ختم نبوت کے نام پر کام کر رہی ہے اور ختم نبوت کا مشن انشاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔

کرناٹک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل نو

بھارت۔ شہر مدراس میں منظم اور عالی شان پیمانے پر سہ روزہ، ردّ قادیانیت تربیتی کیمپ زیر انتظام و اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت تمل ناڈو۔ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ مجلس کی دعوت پر جمعیۃ علماء بنگلور کا ایک وفد جس میں مولانا مختار احمد قاسمی الحاج ڈی ایم زمرد صاحب۔ الحاج جی عبدالرزاق صاحب، الحاج انصر پاشاہ صاحب۔ جناب شفیع اللہ خان صاحب۔ جناب سلیم احمد۔ جناب تنویر احمد آرگنائزر جمعیۃ علماء وغیرہ شریک رہے۔

واپسی پہ ریاستی شاخ کی تجدید کی گئی۔ مختلف دینی اداروں کے ذمہ داروں کو منتخب کیا گیا۔ مقامی اخبارات نے واضح اعلانات کئے۔

انتخاب حسب ذیل ہے:۔

سرپرست: حضرت مولانا ریاض احمد صاحب فیض آبادی مہتمم ریاض العلوم ہبلی کرناٹک۔

صدر: حضرت مولانا مختار احمد قاسمی مہتمم سراج العلوم بنگلور سٹی۔

نائب صدر: حضرت مولانا الحاج محمد یحییٰ صاحب ناظم اعلیٰ جامعۃ الاشرفیہ بنگلور۔

نائب صدر: حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ صاحب مفتاحی مہتمم مسیح العلوم بنگلور۔

ناظم عمومی: حضرت مولانا زین العابدین صاحب مظاہری مہتمم مدرسہ حضرت شاہ ولی اللہؒ بنگلور۔

ناظم برائے دفتری امور: جناب محمد شفیع احمد صاحب بیگ مہتمم اقرا ایجوکیشنل سوسائٹی بنگلور۔

خازن: جناب تنویر احمد شریف آرگنائزر جمعیۃ علماء و رکن جمعیۃ الانصار بنگلور۔

(۱) حضرت مولانا الحاج غلام محمد صدیق سیٹھ صاحب خطیب و امام مسجد حضرت سید سلطان شاہؒ بنگلور (رکن)

(۲) حضرت مولانا عبدالہادی صاحب خطیب مسجد اسلام آباد نیور گدھی بنگلور۔

(۳) حضرت مولانا محمد اکبر شریف صاحب ندوی خطیب و امام مسجد جامع معروف لال مسجد بنگلور رکن،

محمد مسعود کیانی کے والد انتقال کر گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے فعال کارکن جناب محمد مسعود کیانی نصیر آباد راولپنڈی کے والد دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے مرحوم کافی عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے کیانی صاحب کے والد کی وفات سے ختم نبوت کے ساتھیوں میں غم کی لہر دوڑ گئی اور مرحوم کے لئے قرآن خوانی اور مغفرت کی دعا کی گئی۔

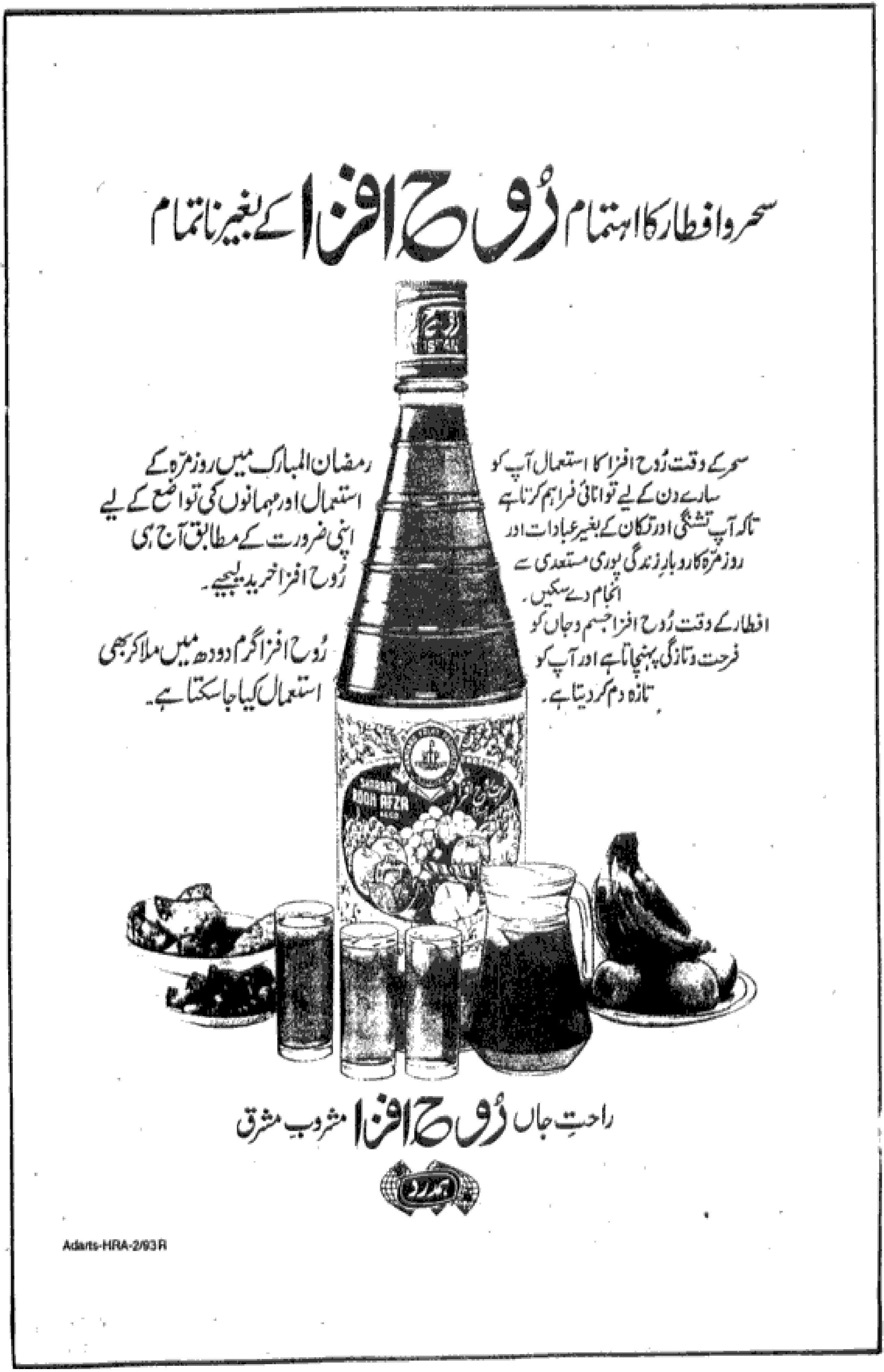
سحر و افطار کا اہتمام رُوح افزا کے بغیر نا تمام
سحر کے وقت رُوح افزا کا استعمال آپ کو
سارے دن کے لیے توانائی فراہم کرتا ہے
تاکہ آپ تشنگی اور تکان کے بغیر عبادات اور
روزمرّہ کاروبارِ زندگی پوری مستعدی سے
انجام دے سکیں۔
افطار کے وقت رُوح افزا جسم و جاں کو
فرحت و تازگی پہنچاتا ہے اور آپ کو
تازہ دم کر دیتا ہے۔
رمضان المبارک میں روزمرّہ کے
استعمال اور مہمانوں کی تواضع کے لیے
اپنی ضرورت کے مطابق آج ہی
رُوح افزا خرید لیجیے۔
رُوح افزا گرم دودھ میں ملا کر بھی
استعمال کیا جا سکتا ہے۔
ROOH AFZA
راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
ہمدرد
Adarts-HRA-2/93 R

بقیہ: تحریک ختم نبوت

امیر مخدوم العلماء مولانا خان محمد مدظلہ۔ نائب امیر حافظ عبد القادر روپڑی۔ مولانا علی غضنفر کراروی۔ چوہدری غلام جیلانی جماعت اسلامی۔ جنرل سیکرٹری۔ مولانا مختار احمد نعیمی۔ جوائنٹ سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی۔ رابطہ سیکرٹری مولانا محمد شریف جالندھریؒ۔ سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی۔ مجلس عمل کی زیر نگرانی دو کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ قانونی کمیٹی محاسبہ کمیٹی۔ قانونی کمیٹی کے سربراہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ ہوں گے اور محاسبہ کمیٹی کے صدر مولانا منظور احمد چنیوٹی ہوں گے۔ اراکین حسب ذیل ہوں گے۔

خاقان بابر ایڈووکیٹ' حافظ عبد الرشید ارشد' مولانا علاؤالدین' مولانا محمد اشرف ہمدانی' سید محبوب علی شمسی' حافظ حمید اختر' صاحبزادہ طارق محمود' صوفی ریاض الحسن گنگوہی۔ مولانا اللہ وسایا اور مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ حالیہ آرڈی ننس کے نفاذ پر ہم جنرل ضیاء الحق کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس آرڈی ننس کو موثر بنانے کے لئے اس پر فی الفور عمل درآمد کیا جائے۔

۲۔ ضیاء الاسلام پریس ضبط کیا جائے۔ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے۔ حالیہ آرڈی ننس کی کاپیاں تمام پولیس اسٹیشنوں کو روانہ کی جائیں۔ آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔ قادیانی لیڈروں کی قبروں سے اسلامی اصطلاحات پر مشتمل کتبے فی الفور مٹائے جائیں۔

مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے پروگرام جاری رکھے گی۔ مقامی اور ضلعی سطحوں پر مجالس عمل قائم کی جائیں گی۔ مرکزی مجلس عمل کا مرکزی دفتر بیرون دہلی گیٹ نزد مزار شاہ محمد غوثؒ ہوگا۔

○ مورخہ ۳ مئی کو جامع مسجد ربوہ میں حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کو استقبالیہ دیا گیا جس میں قرب وجوار کے معزز مسلمانوں نے شرکت کی جس میں حضرت الامیر سمیت تمام قائدین کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

○ مورخہ ۲۹ اپریل بوقت نماز مغرب فلٹر پلانٹ کھارو کے حمید احمد ولد خوشی محمد اس کی بیوی غلام فاطمہ' بچیاں اور ایک بچے نے مولانا غلام قادر کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسلام قبول کرلیا ہے۔

○ جنرل ضیاء الحق کے نام نہاد اسلامی دور میں علماء کرام کا اغواء اور قتل روز مرہ کا معمول بن چکا ہے۔ شان اسلام لاہور کے خطیب مولانا اشرف ہاشمی کو پراسرار طور پر اغواء کرلیا گیا۔ وہ ہانگ کانگ میں ایک عظیم الشان مسجد کی افتتاح کے سلسلہ میں ٹکٹ وغیرہ لینے گئے اور لاپتہ ہوگئے۔ ان کی اہلیہ نے الزام عائد کیا ہے کہ ان کے شوہر کو قادیانیوں نے اغواء کیا ہے۔

○ فیصل آباد عبد الحمید قریشی' رانا ناظم حسین دو افراد نے مولانا منظور احمد خطیب گھسیٹ پورہ کے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ کا اعلان کیا۔

○ ۷ مئی ربوہ میں مرزائیوں کا خفیہ اجلاس ہوا جس میں مرزا طاہر احمد کا ایک بیان بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں مرزا منصور احمد کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ دنیا کے فیصلے عارضی ہیں۔ آسمان سے فتح کی نوید ملنے والی ہے۔

قادیانیوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ ربوہ کے اطراف میں زمینیں خرید کر آباد ہوں۔ ہر خاندان ایک جوان لڑکے کو یا جتنا زیادہ مناسب سمجھیں ربوہ بھیجیں تمام ریٹائرڈ فوجی ربوہ میں آکر آباد ہوں۔ ان کو رہائش دی جائے گی۔

نیز قادیانیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ زیادہ سرگرمی اور خاموشی کے ساتھ تبلیغ جاری رکھیں۔ جتنا ہوسکے دیوبندی' بریلوی' شیعہ سنی اختلافات کو ہوا دی جائے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ مرزا طاہر نے ہجرت کی ہے۔ ایک خبر۔

○ روزنامہ جسارت کی خبر کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبید اللہ پرانی نمائش کے اسٹاپ پر کھڑے تھے کہ ایک کار سے پانچ افراد اترے اور مولانا کو اغواء کرنے کوشش کی جسے لوگوں نے ناکام بنادیا۔ دو ملزم گرفتار ہوئے۔ تفتیش پر معلوم ہوا کہ وہ قادیانی تھے۔ یہ اغواء کی واردات تھی جو ناکام بنادی گئی۔

باقی آئندہ

بقیہ: اسلامی ملک البانیہ

باندھ رکھا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں نے اپنے دیگر مسلمان بھائیوں سے تعلقات بالکل منقطع کر رکھے ہیں۔ اگرچہ پہلے سے زیادہ لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جارہے ہیں لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ مسلمان کس طرح عبادت کرتے ہیں اس لئے کہ وہ لوگ اپنی عبادتوں کو بھول گئے ہیں۔ ۱۹۹۰ء کے آخر میں بین الاقوامی دباؤ سے کچھ مذہبی آزادی دوبارہ بحال کردی گئی۔ آزادی ملتے ہی البانیہ کے ایک شہر شکودار میں پہلے ہی دن لوگ جمع ہوگئے اور ساری مذہبی جائیداد مسلمانوں اور عیسائیوں میں تقسیم کردی گئی۔

معمار سلیجان داشی کے مطابق ۱۹۱۷ء میں ۱۰۵۰ مساجد تھیں۔ لیکن ان کی تعداد کم ہو کر آج ۸۰۰ رہ گئی ہے۔

بقیہ: نماز کی اہمیت

تحت ان کو بھیجا۔ حضرت انسؓ اتنے ہی رازدار اور راز کے محافظ نکلے بلکہ ان کی ماں محترم نے جب جاننا چاہا کہ وہ کون سی ضرورت تھی جس کے تحت اللہ کے رسولؐ نے تم کو کہیں بھیجا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایک راز ہے۔ سمجھدار ماں نے بھی ان کو تاکید کی کہ وہ اللہ کے رسولؐ کے راز کسی کو ہرگز نہ بتائے۔ ویسے راز کوئی بھی ہو اور کسی کا بھی ہو' رازداری یہی ہے کہ کسی اور کو نہ بتایا جائے۔ خود حضرت انسؓ نے حضرت ثابتؒ سے کہا کہ خدا کی قسم! راز کی وہ بات اگر میں کسی کو بتاتا تو تم کو بتاتا۔ لیکن انہوں نے نہیں بتائی۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے کمتر وہ شخص ہوگا جو "شوہر و بیوی" کی رازدارانہ باتیں کسی اور کو بتائے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ازواج مطہراتؓ آپؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں (حضرت) فاطمہؓ کچھ آپ کے انداز میں چلتی ہوئی آئیں۔ اللہ کے رسولؐ نے جب دیکھا تو مرحبا (خوش آمدید) کہا پھر اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا۔ اس کے بعد آپؐ نے فاطمہؓ سے رازدارانہ بات کی تو وہ بہت رونے لگیں۔ جب آپؐ نے گھبراہٹ اور ان کی پریشانی دیکھی تو چپکے سے پھر کچھ کہا' تب وہ ہنسنے لگیں۔ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ) میں نے کہا' ہم سب کے درمیان اللہ کے رسولؐ نے تم کو ہی راز کی بات بتانے کے لئے خاص کیا پھر بھی تم رونے لگی؟ جب وہ کھڑی ہوئیں تو میں نے پوچھا کہ اللہ کے رسولؐ نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ فاطمہؓ نے جواب دیا کہ میں اللہ کے رسولؐ کے راز کا افشا کرنا نہیں چاہتی۔

(متفق علیہ)

حدیث کے دوسرے حصے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے اصرار پر حضرت فاطمہؓ نے راز کی وہ بات حضورؐ کی وفات حسرت آیات کے بعد بتادی کیونکہ ایک بات خود حضورؐ کی موت سے متعلق تھی جس کا ذکر قبل از وفات مناسب نہیں تھا اور دوسری بات خود حضرت فاطمہؓ کے متعلق تھی جس کا ذکر ان کی مرضی پر منحصر تھا کہ وہ جب چاہیں بتائیں۔ راز کی وہ بات جو کسی کی اپنی ذات سے متعلق ہو اس کا اظہار اس کی اپنی مرضی پر ہے وہ چاہے تو بتائے اور اگر نہ چاہے تو کسی کو نہ بتائے لیکن دوسرے کی رازدارانہ بات تو اس کی حفاظت ازبس ضروری ہے۔ راز ایک امانت ہے اور اس امانت کی حفاظت ایمان کا تقاضہ ہے اور ایک ایسی خصوصیت بھی جو لوگوں کو اعتماد میں لاتی ہے۔ ایسی خصوصیت کے حامل انسان پر ہر کوئی اعتماد کرکے اسے بڑی سی رازدارانہ بات بتانے سے نہیں کتراتا۔

بلاشبہ رازداری اور راز کی حفاظت بہت بڑی خصوصیت ہے۔ اس خصوصیت پر کوئی بھی بجا طور پر ناز کرسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ وہ رازدار اور رازوں کا محافظ ہے۔ راز کی حفاظت ایک خصوصیت بھی ہے اور اخلاقی ذمہ داری بھی۔ اس ذمہ داری کو ادا کرکے ہی کوئی کسی کو اپنے اعتماد میں لے سکتا ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ایک دوسرے کے راز کی حفاظت کریں اور کسی بھی حال میں اس کا افشا نہ کریں۔

اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.